www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن

از قلم

نور عارف

قسط نمبر 1

www.novelsclubb.com

انتساب

میں یہ ناول 'عبادالرحمٰن' اہل زمین پر موجود تمام بنی آدم کے نام منسوب کرتی ہوں جو زندگی جیسے دشوار گزار سفر پر اپنے خوف اور کمزوریوں سے لڑتے ہوئے عبادالرحمٰن کی صف میں شامل ہونے کی جدوجہد میں ہیں۔

ممکن ہے کہ اس سفر میں میں اپنے ناول کے نام کا حق تک ادا نہ کر پاؤں لیکن میری کوشش صرف اتنی ہے کہ کوئی ایک ہی سہی پر عبادالرحمٰن کی صف میں شامل ہو جائے۔ اگر میری اس کوشش سے کسی ایک شخص نے بھی عبادالرحمٰن کی صرف ایک خوبی ہی اپنا لی تو میری محنت اور کوشش کا حق ادا ہو جائے گا۔

باب نمبر 1

وہ انجان ہو کر بھی انجان نہ تھا!

ہر سو پھیلے اندھیرے میں واحد روشنی کا ذریعہ وہ قندیل تھی جس کی کرنیں اس کھلی کتاب کے لفظوں کو روشن کر رہی تھی۔روشن قندیل کے نیچے پڑے سٹڈی ٹیبل پر سیاہ سکرین والا لیپ ٹاپ، سائیکالوجی کی کچھ کتابیں اور ڈھیروں قلم بکھرے پڑے تھے مگر توجہ کا مرکز وہ کھلی کتاب۔ تھی جسکے الفاظ روشنی بھرے ہوئے تھے۔ سامنے کھلے سفید صفحوں

www.novelsclubb.com

پر مختلف رنگوں سے تحریر کیے گئے الفاظ بکھرے ہوئے تھے۔ لکھنے والے نے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں لفظوں کو پرو یا تھا۔

"عبادالرحمٰن"

"The righteous slaves of Allah"

اور رحمن کے حقیقی بندے وہ ہیں"

"جو چلتے ہیں زمین پر عاجزی اور وقار سے۔

"Walk with humility."

"اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں۔"

"Maintain their composure."

www.novelsclubb.com

اور وہ لوگ جو راتیں گزارتے ہیں،

اپنے رب کے حضور سجدے میں پڑ کر اور کھڑے رہ کر۔

"Spend the night in prayers."

اور وہ لوگ جو دعائیں مانگتے ہیں: اے ہمارے رب! ٹال دے ہم سے جہنم کا عذاب، بے شک اس کا عذاب ہے جان کا لاگو۔

یہ رہنے کے لیے ایک خوفناک جگہ ہے چاہے وہاں کچھ دیر ٹھہرا جائے یا زیادہ وقت کے لیے.

"Seek refuge from the hell fire."

اور وہ لوگ جو جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہوتا ہے (ان کا خرچ کرنا) ان دونوں کے درمیان اعتدال سے.

"Spend wisely."

اور وہ لوگ جو نہیں شریک کرتے پکارنے میں اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو اور نہ قتل کرتے ہیں اس جان کو جسے حرام کر دیا ہے اللہ نے مگر جائز طریقے سے. اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص بھی کرے گا ایسا تو وہ پائے گا بدلہ اپنے گناہوں کا۔

دگنا کیا جائے گا اس کے لیے عذاب روز قیامت اور پڑا رہے گا وہ ہمیشہ اس میں ذلیل و خوار ہو کر۔

www.novelsclubb.com

"Refrain from major sins."

اور جس نے توبہ کرلی اور ایمان لا کر کیے اچھے عمل سوا ایسے لوگوں کے لیے بدل دے گا

.اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے اور ہے اللہ بہت معاف فرمانے والا، رحم کرنے والا

تو ان لوگوں کے لیے اللہ ان کے تمام گناہوں کو لے کر انہیں نیکیوں میں بدل دے گا۔

اور جس نے توبہ کی اور کیے نیک عمل تو بے شک وہ پلٹ آیا ہے اللہ کی طرف جیسا کہ پلٹنے

.کا حق ہے

"Seek repentance."

اور وہ لوگ جو نہیں گواہ بنتے جھوٹ کے/ بیکار کمپنی کے اور جب گزرتے ہیں بیہودہ

کاموں کے پاس سے تو گزر جاتے ہیں باوقار طریقے کے ساتھ۔

www.novelsclubb.com

"Do not bear false witness and stay away from falsehood. "

اور وہ لوگ جنہیں اگر نصیحت کی جاتی ہے اپنے رب کی آیات سنا کر تو نہیں گرتے اس پر

بہرے اور اندھے بن کر (بلکہ غور سے سنتے ہیں)۔

"Pay attention to Quran."

اور وہ لوگ جو دعائیں مانگتے ہیں: اے ہمارے مالک! انعام فرما تو ہمیں ایسی بیویاں/ایسے شوہر اور ایسی اولاد جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور بنادے تو ہمیں متقیوں میں امام.

"Worry for their family."

یہی وہ لوگ ہیں جو پائیں گے اونچے محل بدلہ میں اپنے صبر کے اور استقبال ہو گا ان کا وہاں آداب و تسلیمات سے۔

اور ان کا استقبال کیا جائے گا، جب وہ جنت میں داخل ہو رہے ہونگے، فرشتے ان کے منتظر ہونگے، ان کا استقبال کریں گے۔

وہ ہمیشہ رہیں گے اس میں. کیا ہی اچھا مقام ہے وہ قلیل مدت کے لیے اور ہمیشہ رہنے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

"Rewarded for maintaining an overall personality."

(الفرقان:63-76)

•••••••••••••••••••••••••

نہ جانے وہ شخص،

روح کا ساتھی تھا

یا کوئی گماں تھا

مگر وہ انجان ہو کر بھی

انجان نہ تھا!

وہ ڈی ایم جی (district management group) والوں کی گیٹ ٹوگیدر سے ابھی ابھی واپس لوٹا تھا۔ کوٹ کا بٹن کھولتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوا تو اسکے گھر کا بٹلر فوراً اسکی جانب چلا آیا۔ اسنے سفید شرٹ کے ساتھ سیاہ سوٹ پہن رکھا تھا، بال ماتھے سے پیچھے کو جمائے ہوئے تھے۔ بھوری آنکھوں میں گہری سنجیدگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"فرید! میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔" بٹلر کے سلام کا جواب دیتے ہوئے بیڈروم کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے اطلاع دی۔ اسکے چہرے سے تھکاوٹ جھلک رہی تھی۔

سر! لاہور سے آپکی والدہ کی کال آئی تھی۔ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ کہہ رہی تھیں" کہ آپکا پرسنل نمبر بند جا رہا ہے۔"اس نے قدم روک کر پلٹ کر فرید کی جانب دیکھا تھا۔

کس وقت؟"اس کے چہرے پر تشویش ابھری تھی۔"

شام چار بج کے تیرہ منٹ پر۔"وہ سر ہلا کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ کوٹ اتار کر سائیڈ" پر رکھتے ہوئے ریلیکس سے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا کال ملا کر کندھے اور کان کے درمیان موبائل کو ٹکاتے ہوئے جوتے اتارنے لگ گیا۔ بیل جا جا کر بند ہو گئی۔ اس نے گھڑی پر وقت دیکھا۔ رات کے آٹھ بجنے والے تھے۔ اس وقت تو امی جاگ رہی ہوتی ہیں پھر؟ موبائل رکھ کر وہ وارڈروب سے سادہ سی شلوار قمیض نکال کر شاور لینے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہ ایک بار پھر سے فون کان پر لگائے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال برش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فون اس بار بھی نہ اٹھایا گیا۔ کچھ دیر ٹھہر کر دوبارہ فون کرنے کا سوچتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر بیٹھ گیا، سونے سے پہلے کچھ ضروری میلز پڑھنی اور سینڈ کرنی تھیں۔ لیپ ٹاپ آن کیا تو اسکا موبائل بج اٹھا اس نے دیکھا تو کسی پبلک سروس کمیشن کے ممبر کی کال تھی۔

کال اٹینڈ کر کے وہ کچھ منٹ شہر کے کچھ انتظامی معاملات کے حوالے سے ہونے والے ایک اجلاس کے متعلق گفتگو کرتا رہا۔اور پھر فون بند کر کے دوبارہ اپنی والدہ کا نمبر ملایا۔

اس بار پہلی گھنٹی پر ہی فون اٹھالیا گیا تھا۔اس نے شکر کا سانس لیا۔

اسلام علیکم!"فون کے سپیکر سے آواز ابھری تھی، یہ آواز اسکی والدہ کی نہیں تھی،" انجان تھی لیکن انجان ہو کر بھی انجان نہیں تھی۔اس کے پورے وجود سے جیسے کوئی چیز گزری تھی یہ آواز سن کر۔وہ کچھ بول نہ سکا، چند لمحوں تک اسی کیفیت کا شکار رہا، نہ صرف لیپ ٹاپ پر چلتی اسکی انگلیاں بلکہ اسکی سانسیں بھی ایک لمحے کو تھمی تھیں۔

سات سال....؟کیا سات سال گزر جانے کے بعد بھی کوئی فقط آواز سے کسی انجان شخص کو پہچان سکتا تھا؟یا یہ اسکا وہم تھا؟اسکا گماں تھا؟یہ سوال اس لمحے اس نے خود سے کیا تھا۔

ہیلو؟"اس بار الجھی سی آواز ابھری تھی۔"

www.novelsclubb.com

بیٹے کس کی کال ہے؟"اسے دوسری جانب سے اپنی والدہ کی آواز بھی سنائی دی۔"

مستقیم جبرائیل کی، پر بول کوئی نہیں رہا۔شاید سگنلز کا مسلئہ ہے۔"دوبارہ اسکی آواز سنائی" دینے پر اسکے دل نے مہر ثبت کی تھی۔یہ وہم نہیں تھا۔یہ وہم ہو ہی نہیں سکتا تھا،اس نے

آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی اور آہستگی سے کال کاٹ دی۔دماغ اور دل میں بے شمار سوال اٹھ رہے تھے لیکن اس وقت اسے کسی کا بھی جواب نہیں چاہیے تھا۔اسے اس وقت صرف اپنے دل کے یقین کو پختہ کرنا تھا کہ یہ آواز اسی کی تھی، جو کچھ نہ ہو کر بھی سب کچھ تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••

آسمان پر گہرے کالے بادل اکٹھے ہو رہے تھے۔ گرے اور سفید رنگ کے امتزاج پر سجاوہ لاؤنج کھڑکی سے آتی ٹھنڈی ہوا کے باعث گرمی میں بھی ٹھنڈا تھا۔اس نے ایک نظر کھڑکی سے باہر آسمان پر دوڑائی۔ بارش کا امکان تھا۔دوسری نظر اسکی دیوار پر نصب گھڑی پر گئی رات کے آٹھ بجنے والے تھے۔اس کے چہرے پر تشویش ابھری۔ہاتھ میں تھاما موبائل صوفے پر رکھ کر وہ کھڑکی پر آئی اور نیچے جھانکا، تو گراج میں کھڑی ملکہ (گھر کی ملازمہ) پائپ سے گراج دھو رہی تھی۔

ملکہ ! بچے کوچنگ سے واپس آئے یا نہیں ؟" وہیں کھڑے کھڑے اس نے سوال کیا تو" ملکہ نے اوپر اسکی جانب دیکھ کر گردن نفی میں ہلادی۔

www.novelsclubb.com

موسم دیکھو بارش ہونے والی ہے اور تم اس وقت گراج دھو رہی ہو کیا فائدہ؟ ابھی پھر سے گندہ ہو جائے گا۔ بلا وجہ پانی اور وقت ضائع کر رہی ہو۔" اس کے کہنے پر ملکہ نے بادلوں کو دیکھا اور پھر اسے۔

"باجی! قسم لے لو بادل مجھ سے پوچھ کر نہیں آئے۔ جب میں نے گراج دھونا شروع کیا تھا تب تو آسمان بالکل صاف تھا، اتنا صاف تھا، اتنا صاف تھا کہ..."

"ہاں اتنا صاف تھا کہ تمہیں آسمان پر فرشتے بھی نظر آرہے تھے۔" تقریباً اٹھارہ سال کی سانولی سی ملکہ بیچاری سی شکل بنا کر اپنی بات پر اٹکی تو اس نے اسکی معمول سے کہی جانے والی اسی کی بات دہرائی۔

"ہائے اللہ زرش باجی آپ کو کیسے پتہ چلا کہ مجھے فرشتے بھی نظر آتے ہیں؟ یہ راز تو میں نے اپنی اماں اور قصور کی سہیلیوں کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا۔ اماں کہتی ہے ایسی باتیں نہیں بتاتے نظر لگ جاتی ہے۔ اب آپ کو پتہ چل گیا ہے آپ مجھ سے وعدہ کریں ان چار شرارتیوں کے اسکواڈ کو نہیں پتہ چلنے دیں گی ورنہ یہ راز جنگل میں لگی آگ کی طرح پھیل جائے گا اور میری اماں کی نیک بیٹی ملکہ کو نظر لگ جائے گی۔" ملکہ کو الگ ہی پریشانی لاحق

www.novelsclubb.com

ہو گئی تھی۔اس نے ملکہ کے دکھ پر گہرا سانس لیا اور کھڑکی سے ہٹ گئی۔صوفے پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا اور موبائل تھام کر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔سیڑھیوں کے قریب لگے الیکٹرک بورڈ پر ہاتھ مار کر تمام لائٹس آف کیں اور قدم نیچے کی جانب بڑھا دیے۔نیچے آکر مائرہ کے کمرے میں جھانکا تو وہ خالی تھا۔لاؤنج کو بھی خالی پا کر وہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔ڈائننگ ٹیبل پر پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا۔اس نے موبائل تھاما تو 'مستقیم جبرائیل کالنگ' سکرین پر بلنک کر رہا تھا۔ایک لمحے، صرف ایک لمحے کے لیے اسکی دنیا تھمی تھی۔دماغ کی سلیٹ پر ایک چہرا ابھر کر لمحے سے بھی پہلے معدوم ہوا تھا۔

موبائل واپس میز پر رکھ کر وہ کچن سے نکل کر گراج کی جانب بڑھ گئی۔

"ملکہ! آنی اور مائرہ کدھر ہیں؟"

"وہ چار گھر چھوڑ کر جو ڈی ایس پی صاحب کا گھر ہے وہیں گئی ہیں شام سے۔"

وہاں کیوں خیریت؟"اسے حیرت ہوئی۔"

انکی اماں کا انتقال ہو گیا ہے نا اسی لیے۔ویسے پتہ ہے باجی مجھے حیرت ہے اس بوڑھی نے" اتنا جی کیسے لیا؟سو سال سے زیادہ تھی اسکی عمر... کبھی کبھی سوچتی ہوں اگر مجھے اتنا جینا پڑا تو

کیا کروں گی ؟میرے پاس تو سمارٹ فون بھی نہیں جس پر کورین ڈرامے دیکھ کر ٹائم پاس کر لوں پھر میں بوڑھی ہو کر کیا کروں گی ؟" زرش اسکی اگلی فکر کو نظر انداز کرتی اندر آگئی۔

"ارے اندر چلی گئیں ؟کوئی نہیں امل سے پوچھوں گی اسکے پاس یقیناً کوئی نا کوئی حل ضرور ہو گا۔اور بس اب اماں کو کہتی ہوں لے کر دے مجھے بھی سمارٹ فون کب تک میں تنہا زندگی جیوں گی ؟" منہ میں بڑبڑاتی وہ اپنے کام میں لگ گئی۔

وہ اندر آئی تو موبائل کو دوبارہ بجتے ہوئے پایا۔اس نے کال کو نظر انداز کرتے ہوئے فریج سے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی انڈیلا۔وہ فون کو مکمل نظر انداز کر دینا چاہتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اسکی تمام حسیات اسی فون کی جانب متوجہ تھیں۔فون بج بج کر بند ہو گیا اور کچھ ہی لمحوں بعد پھر سے بجنے لگ گیا۔اس نے موبائل کو دیکھ کر گہرا سانس لیا۔

"شاید کوئی ضروری کام ہو، تبھی کال پر کال آرہی ہے۔اٹھا ہی لیتی ہوں۔" سوچتے ہوئے اس نے فون اٹینڈ کی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم !"سلام کے جواب میں مقابل کوئی نہ بولا تو اس نے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا کال چل رہی تھی پھر؟

ہیلو؟"کچھ توقف سے وہ پھر بولی لیکن جواب ندارد۔"

بیٹے کس کی کال ہے؟"کچن میں داخل ہوتی آنی کے سوال پر اس نے چونک کر پلٹ کر انہیں دیکھا۔

مستقیم جبرائیل کی، پر بول کوئی نہیں رہا۔ شاید سگنلز کا مسلئہ ہے۔"آنی کو موبائل تھماتے ہوئے اس نے کہا تو آنی نے موبائل تھام کر کان سے لگایا، کال کٹ چکی تھی۔ آنی کے دوبارہ بار بار کال کرنے پر بھی کال نہ اٹھائی گئی تو انہوں نے موبائل رکھ دیا۔ وہ کچن سے جا چکی تھی۔

مائرہ! بچے نہیں آئے اب تک؟"لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی مائرہ کو دیکھ کر اس نے سوال کیا جو صوفے پر لیٹی سات ماہ کی بچی کے کپڑے بدلوا رہی تھی۔

انتظار نہیں کروانا کا، آئسکریم کھانے چلے گئے ہیں وہ ابو کے ساتھ، ابھی کال آئی ہے ابو کی۔"مائرہ کے مصروف سے انداز میں کہنے پر اسکا منہ کھل گیا۔

آج پھر سے ؟ابھی دو دن پہلے ہی تو گئے تھے باہر۔"اسکے حیرت سے کیے گئے سوال پر"
مائرہ ہنس دی۔

پورا اسکواڈ گیا ہے۔جہاں چاروں ملتے ہیں بس وہیں ابو کی جیب کی شامت آجاتی ہے۔"""
مائرہ کے کہنے پر وہ مسکرا کر وہیں بیٹھ گئی اور رہانیہ کو اپنی گود میں لے لیا۔

ہاں ہاں نویرہ... ہم بچوں کا خیال رکھ رہے ہیں۔بے فکر رہو اور خیریت سے واپس"
آؤ۔"کچن سے نکلتی آنی فون پر نویرہ باجی سے بات کر رہی تھیں۔

آپکی نند کی واپسی کب تک ہے؟"اس نے آنی کو دیکھ کر مائرہ سے سوال کیا۔"

نہیں بھئی میرے ساتھ کہاں سوتے ہیں۔سارے بچے منی کے پاس ہی ہوتے ہیں۔"""
آنی کہتی ہوئیں مسکرا کر اسکو دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں اور وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایک دو دن تک آجائیں گے انشاءاللہ! تم بتاؤ وہاں سے بات ہوئی؟کب واپس آرہا ہے"
"اسکی ٹریننگ تو پچھلے ہفتے کی ختم ہو چکی ہے؟

"کل رات ہوئی تھی بات، شاید اگلے مہینے! عید سے پہلے واپس آجائے گا، ابھی بس کچھ فارمیلیٹیز باقی ہیں۔" مائرہ نے سر ہلا دیا۔ زرش کی گود میں لیٹی ہانیہ سو چکی تھی۔

"مائرہ! میں نے کل ہاسپٹل میں تایا جان کو دیکھا تھا، پتہ نہیں وہ ہسپتال کیوں آئے تھے اور وہ بھی یہاں لاہور؟" مائرہ خاموش رہی کوئی تاثر نہ آیا اس کے چہرے پر۔ اسے لگا تھا وہ کچھ تو کہے گی لیکن اسے خاموش پا کر وہ بھی خاموش ہو گئی۔

"ناجانے تایا جان کے ذکر پر بابا کی یاد کیوں آتی ہے؟ باپ کا بھائی بالکل باپ جیسا ہوتا ہے پتہ نہیں ہمارے تایا بابا جیسے کیوں نہیں؟" کچھ لمحوں بعد مائرہ کی آواز گونجی تو خود سے لگائے ہانیہ کو تھپتھپاتی اس نے چونک کر مائرہ کو دیکھا اسکے چہرے پر بھی ایک تکلیف ابھری تھی۔

"ہانی سو گئی ہے۔ میں اسے کمرے میں لٹا آتی ہوں۔" کہہ کر وہ اٹھ گئی، مائرہ نے اسکی پیٹھ کو تاسف سے دیکھا۔ ہانیہ کو کمرے میں لٹا کر وہ باہر آئی اور سامنے والے بند دروازے پر نظر پڑتے ہی قدم تھمے۔ اسکے سست قدم دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ دروازہ کھول کر ایک اداس نظر اس کمرے کے خاموش رہائشی پر ڈال کر وہ پلٹ گئی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

یہ ایک کنال کا بنگلہ لاہور ڈفینس میں موجود تھا۔ جس کی نچلی منزل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نیچے تین فیملیز رہتی تھیں۔ ایک جبرائیل صاحب کی (جو گھر کے سربراہ تھے) اور دوسری انکے بیٹے ابوبکر اور داماد زریب کی۔ گھر کی اوپری منزل پر وہ چاروں بہن بھائی رہتے تھے۔ گھر کے عین سامنے جبرائیل صاحب کا آبائی گھر موجود تھا جہاں بڑے ابا (جبرائیل صاحب کے والد) اپنے بڑے بیٹے اور بہو کے ساتھ رہتے تھے۔

گھر کے ڈائننگ ہال میں ڈائننگ ٹیبل پر وہ برتن لگا رہی تھی۔ جبکہ آنی اور مائرہ کچن میں باتوں کے ساتھ ساتھ کام بھی کر رہی تھیں۔ ملکہ شینک کے سامنے کھڑی برتن دھوتے ہوئے مائرہ اور آنی کی باتوں میں حصہ لے رہی تھی۔

نو بج گئے ہیں اور ابھی تک بچوں کی کوئی خبر نہیں۔" وال کلاک پر وقت دیکھ کر آنی" بولیں تو مائرہ ہنس دی۔

آپ بس دعا کریں کہ آج یہ ٹیم گھر آجائے، ورنہ ان چاروں کی مکمل پلاننگ ہو گی رات" باہر گزارنے کی۔" انکی بات پر خدیجہ بیگم ہنس دیں۔ لاؤنج میں ایک دم سے شور اٹھا تھا۔

لو آ گئے، شکر ہے! آتے ہی گھر سر پر اٹھالیا۔" خدیجہ بیگم کہتیں سالن کو ڈونگے میں نکال کر باہر لے گئیں۔مائرہ چولہے کے سامنے کھڑی روٹیاں پکاتی مسکرادی۔

مائرہ باجی آپ پتلی روٹیاں پکایا کریں، اتنی موٹی موٹی روٹیاں کھا کھا کر ایک دن میں موٹی" ہو جاؤں گی پھر مجھے کون پسند کرے گا؟اور مجھ سے شادی کون کرے گا؟" منہ بنا کر مشورہ دیتی ملکہ کو مائرہ نے گھور کر دیکھا تھا۔

تھوڑی شرم کرو، ابھی تمہاری عمر ہے یہ سوچنے کی کہ تمہیں کون پسند کرے گا؟اپنا" "دھیان اپنے ایف اے پر لگاؤ۔

لو یہ ہی تو عمر ہے سوچنے کی، اب نہیں سوچوں گی تو کیا اماں شریفاں کی عمر کو پہنچ کر" سوچوں گی؟"وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔

خدیجہ بیگم باہر آئیں تو اسے امل اور حدید دونوں کے کان پکڑے ہوئے پایا۔

ایک دونوں ٹیسٹ میں فیل اور اوپر سے آئے روز تم دونوں کی سیر وں پر نکل جاتے ہو؟" تھوڑی شرم ہے؟ فائنل اگزیمز سر پر ہیں، پاس کیسے ہونا ہے تم دونوں نے؟ کالج میں آ گئے لیکن نکما پن نہیں گیا۔ میٹرک میں مارکس دیکھے ہیں دونوں نے اپنے؟" جبرائیل

صاحب ہاتھ منہ دھو کر ڈائننگ ٹیبل کی جانب آئے تو اسکوا نہیں ڈانٹتا دیکھ کر ہنس دیے۔ ڈائننگ ٹیبل پر دونوں سر جھکائے بیٹھے بظاہر شرمندہ لگ رہے تھے لیکن سب جانتے تھے کہ لفظ شرمندگی ان دونوں کو چھو کے بھی نہیں گزرا تھا۔

بارہ سالہ زوہا(زریب اور نویرہ کی بیٹی)ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی انکی ڈانٹ کے مزے لیتی پلیٹ میں اپنے لیے چاول نکال رہی تھی۔ جبکہ سات سالہ ازلان(زوہا کا چھوٹا بھائی) خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا وہ بے قصور ہو کر بھی سب سے بڑا قصوروار لگ رہا تھا۔

اچھا چھوڑیں ڈاکٹر صاحبہ، پڑھ لیں گے، ابھی بچے ہیں۔ ابھی آپ کھانا کھاؤ...لو دیکھو" باجی کی اتنی ڈانٹ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔" جبرائیل صاحب کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہیں دیکھ کر بولے جو ایک پلیٹ پر لڑ رہے تھے۔ زوہا کو دانت نکال کر چاول کھاتا دیکھ امل نے اس کے آگے سے پلیٹ اٹھالی کیونکہ کل کے بچے چاولوں کی یہ آخری پلیٹ تھی اور یہاں سب ہی چاولوں کے دیوانے تھے۔ اس سے پہلے کہ زوہا کوئی ردعمل دیتی وہ پلیٹ امل کے آگے سے حدید نے جھپٹ لی۔ اب اس ایک پلیٹ کے پیچھے جھپٹا جھپٹی زور و شور سے جاری تھی۔ اس نے گہرا سانس لے کر اپنا غصہ دبایا۔

www.novelsclubb.com

انہیں تو اوپر جا کر بتاؤں گی۔" امل اور حدید کو گھور کر دیکھتے ہوئے ایک عزم سے اس نے" سوچا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔ اتنی دیر میں مائرہ بھی روٹیوں کا ہاٹ پاٹ اٹھا کر کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

خدیجہ بیگم ازلان کے ساتھ بیٹھیں اسکی آج کے دن کی کہانی بھی سن رہی تھیں اور اسے نوالے بنا بنا کر دیتیں کھانا بھی کھلا رہی تھیں، نویرہ کی غیر موجودگی میں ازلان اپنی نانو کے ہاتھ سے کھانا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ سرگوشی کے انداز میں وہ انہیں بتا رہا تھا کہ کس طرح امل خالہ، حدید ماموں اور زوہا آپی نانا ابو کے دکان پر آئسکریم لینے جانے پر انکے منع کرنے کے باوجود بھی گاڑی سے نکل کر باہر سڑک کے کنارے لگے درخت سے شفقت توڑنے گئے۔ اور وہ گاڑی میں اکیلا بیٹھا بور ہو گیا۔ اور نانا کے آنے سے پہلے نہ صرف تینوں گاڑی میں واپس بیٹھ گئے بلکہ اسے بھی ڈانٹ کر منع کر دیا کہ نانا جان کو کچھ نہیں بتانا۔ وہ تو شکر تینوں کے ہاتھ ایک شفقت نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

اسکی سرگوشی جہاں سب خاموشی سے کھانا کھاتے ہوئے مسکراہٹ روکے سن رہے تھے وہیں وہ تینوں اسے کھا جانے والی نظروں سے کھانا کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

نیکسٹ ٹائم کسی پلان میں ازلان کو شامل نہیں کرنا۔"ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے تینوں نے عہد کیا۔لیکن جانتے تھے جس طرح انکا ہر پلان جبرائیل صاحب کے بغیر ادھورا ہے بالکل اسی طرح جبرائیل صاحب کا ہر پلان ازلان کے بغیر ادھورا ہے اسی لیے وہ چاہ کر بھی اس چالاک لیکن شکل سے معصوم دکھنے والے ازلان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

عصر کو قضاء ہوئے کئی ساعتیں گزر چکی تھیں پر وہ اب بھی وہیں سر جھکائے ہاتھ میں موبائل تھامے بیٹھی ہوئی تھیں۔

"ماں؟مائیں آپ جیسی ہوتی ہیں؟آپ ماں کہلانے کے لائق نہیں ہیں۔سر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا آپ نے ہمیں۔ایسے والدین ہونے سے بہتر تھا کہ ہم یتیم اور مسکین ہوتے۔"پانچ سال گزر جانے کے باوجود بھی ان لفظوں کی کڑواہٹ کم نہیں ہوئی تھی۔

"کب تک بیٹھی رہیں گی یوں ہاتھ میں فون تھامے؟ آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی وہ لوگ آپ سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتے؟" کمرے میں داخل ہوتا انہیں وہیں نماز میٹ پر بیٹھا دیکھ وہ اکتا کر بولا تھا۔

"کیوں رابطہ نہیں کرنا چاہتے؟ میں ماں ہوں انکی۔ انہیں اس دنیا میں میں لائی ہوں، انکی پرورش میں نے کی اور آج جب مجھے انکی ضرورت پڑی تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا" خوبصورت چہرے پر آنسو ٹوٹ کر گرا تھا، سنہرے ڈائی بال کمر پر ڈال رکھے تھے جبکہ دوپٹہ پھسل کر نیچے گیا ہوا تھا اور آنکھیں پانی سے بھری ہوئی تھیں۔ وہ کافی عمر کی تھی لیکن سمارٹ اور خوبصورت تھی۔

"امی اولاد، اولاد میں فرق ہوتا ہے، آپ نے انکی نہیں بلکہ میری زندگی تباہ کی اس کے باوجود بھی آج میں آپ کے ساتھ ہوں اور کوئی نہیں۔" مقابل چہرے پر تلخ سی مسکراہٹ سجا کر بولا تھا۔

"میں نے تمہاری زندگی برباد کی ہے؟" اپنی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے سوال کیا گیا، چہرے پر حیرت تھی۔

www.novelsclubb.com

ہاں میں خوش تھا اپنی زندگی میں لیکن آپ... خیر وہ سب چھوڑیں، تیار ہو جائیں آپکی شام "
"ڈاکٹر کے پاس اپائنٹمنٹ ہے۔

میں کسی کی زندگی کی بربادی کی زمے دار نہیں ہوں، ہر بربادی کا زمے دار مستقیم "
جبرائیل ہے۔اس ایک شخص کی وجہ سے ماضی دہرایا گیا اور سب برباد ہو گیا۔" جائے نماز
سے اٹھ کر وہ تیش سے پھنکاری تھی۔

امی! بس کردیں! نام مت لیا کریں اس شخص یا اسکے خاندان سے جڑے کسی بھی شخص "
کا۔" بےزاریت سے کہتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

میں معاف نہیں کروں گی اس خاندان کو، جنہوں نے میری زندگی برباد کردی۔"""
آنکھوں میں نفرت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

•••••••••••••••••••••••••••••••

کراچی کے ایک متوسط علاقے میں موجود یہ سرکاری کوٹھی رات کے وقت مصنوعی
بتیوں سے روشن تھی۔اس کوٹھی کا لونگ روم زرد بتیوں سے روشن تھا۔

لونگ روم کے تھری سیٹر صوفے پر وہ دونوں پیروں کی قینچی بنا کے میز پر رکھے ریلیکس سا بیٹھا تھا۔ گود میں پڑے کشن پر لیپ ٹاپ پڑا تھا۔ سیاہ شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑے ہوئے تھے اور نرم بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ آفس سے لوٹا تھا اور کپڑے بدلے بغیر وہیں بیٹھ گیا تھا۔ آج دل بہت اداس تھا۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ زیادہ تنہائی اور خاموشی اسکے دل میں ہے یا اس رات کے اندھیرے میں۔ سنجیدہ سے چہرے کے ساتھ ماتھے پر شکنیں ڈالے وہ سکرین پر لکھی سطریں پڑھ رہا تھا جب اسکے موبائل کی گھنٹی بجی۔ آگے کو ہو کر میز سے موبائل اٹھایا تو فون اسکی والدہ کا تھا۔ چہرے پر ایک سکون سا اتر آیا۔ اسے سب بھول جاتے تھے، اگر کوئی نہیں بھولتی تھی تو وہ اسکی ماں تھی۔

اسلام علیکم امی!"لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کر کے اسے میز پر رکھ کر کشن سر کے نیچے" رکھ کر وہ صوفے پر ہی دراز ہو گیا۔

وعلیکم السلام!"انداز میں خفگی تھی۔"

کیسی ہیں آپ؟" چہرے پر میٹھی سی مسکراہٹ سجائے وہ آنکھیں بند کر گیا تھا۔ماں کی" آواز میں ایک سکون تھا جو اسے محسوس کرنا تھا۔

تمہیں فرق پڑتا ہے کیسی ہوں میں؟ پرسوں سے بات نہیں ہوئی،ایک بار بھی خیال آیا" کہ ماں کو فون کر لوں؟" وہ پھٹ پڑی تھیں۔ مستقیم ہنس دیا۔

"شرم کرو میں غصے میں ہوں اور تم ہنس رہے ہو؟"

امی! اچھا لگ رہا ہے، بہت مس کر رہا تھا آپکی ڈانٹ کو۔" وہ نرمی سے بولا تو خدیجہ بیگم" خاموش سی ہو گئیں۔

کل میں نے آپ کو کال کی تھی، کس نے اٹھائی تھی؟" وہ کل سے پوچھنا چاہ رہا تھا لیکن" ہمت ہی نہیں ہو پا رہی تھی فون کرنے کی۔

ہاں وہ منی نے۔" خدیجہ بیگم بے توجہی سے بولیں تو وہ خاموش سا ہو گیا۔ دو الگ لوگوں" کی آوازیں اتنی ایک جیسی بھی ہو سکتی ہیں؟ وہ سوچ کر رہ گیا یا شاید اسے ہی غلط فہمی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

امی ! دل چاہ رہاہے کہ آپکی گود میں سر رکھوں اور آپ میرے سر کے بالوں میں انگلیاں چلائیں، جیسے ہمیشہ آپ چلاتی تھیں۔" اسکی آواز میں اداسی تھی۔ خدیجہ بیگم کی آنکھوں میں گلابی پن ابھرا مستقیم نے انکے دل کی بات کو زبان دی تھی۔

امی آپ آجائیں نا یہاں میرے پاس کراچی۔" اس بار خدیجہ بیگم نے اسکی آواز میں نمی محسوس کی تھی۔

میں تو ہمیشہ آتی ہوں کراچی تم سے ملنے، اب نہیں آؤں گی اب تم آؤ گے۔" اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بولیں تو مستقیم خاموش سا ہو گیا۔

مستقیم تمہارے ابو تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔ آجاؤ نا گھر !" وہ منت کرنے کے انداز میں بولی تھیں۔

امی ! زندگی بہت مصروف ہو گئی ہے، وقت نہیں ہوتا۔" خدیجہ بیگم خفا سی خاموش سی ہو گئیں۔

تم بہت بدل گئے ہو مستقیم ! مجھے لگتا تھا کہ تمہاری شخصیت جبرائیل صاحب جیسی ہے" نرم اور فلیکسیبل لیکن اب احساس ہو رہا کہ تم بالکل اپنے دادا جیسے ہو ضدی اور انا پرست۔

رشتوں سے زیادہ اپنی انا کو اہمیت دینے والے۔ پچھلے تین سالوں سے تمہارے لوٹ آنے کی منتیں کر رہی ہوں لیکن تم! آج آخری بار کہا ہے آئندہ نہیں کہوں گی۔" خدیجہ بیگم نے خفگی سے فون کاٹ دیا۔ مستقیم جبرائیل کی بند آنکھوں سے ایک آنسو نکل کر بہہ گیا۔ فون بند ہو جانے کے بھی کئی لمحے گزر گئے پر اس نے کان سے فون نہ ہٹایا۔

••••••••••••••••••••••••••

لیونڈر کلر کے کھلے عبایہ کے ساتھ اس نے پھیکا مگر ہم رنگ سٹول اوڑھ رکھا تھا، آنکھوں پہ سیاہ سن گلاسز تھے اور دائیں بازو پر ڈاکٹر کوٹ جبکہ ہاتھ میں ہینڈ بیگ تھاما ہوا تھا۔ پیروں میں جامنی اور گلابی رنگ کا امتزاج رکھتے ہوئے سنیکرز پہن رکھے تھے۔

بائیں کلائی میں پہنی ڈیسنٹ سی سفید رسٹ واچ پر وقت دیکھتی وہ اپنے ڈپارٹمنٹ سے نکل کر ہسپتال کی ایگزیٹ کی جانب تیزی سے بڑھ رہی تھی۔ جہاں جہاں سے گزرتی وہیں ڈاکٹرز، سوپیرزا اور کچھ مریض رک کر اسے سلام کرتے۔ چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے وہ سب کے سلام کا جواب دیتی آگے بڑھ رہی تھی۔ اسکی پر اعتماد پرسنیلٹی میں عجیب کشش تھی۔

اپنے دھیان میں ہسپتال سے نکلتی ہوئی وہ کسی سے ٹکرائی تو گرتے گرتے بچی۔

"ڈاکٹر صاحبہ خدا کے لیے مجھے بچالیں، میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ میرے بعد مر جائیں گے آپکو اللہ کا واسطہ مجھے بچالیں، میں انکی روزی کا واحد سہارا ہوں۔" ایک دم وہ گھبرا گئی۔ وہ تقریباً پچاس کے قریب کا کوئی مریض تھا، جو اسکے بازو پر لٹکتے ڈاکٹر کوٹ کو دیکھ اسکے سامنے ہاتھ جوڑے اس سے فریاد کر رہا تھا، اسکے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ قدموں میں گر کر فریاد کرنے کو بھی تیار تھا۔ تبھی دو میل نرس اس سے معزرت کرتے ہوئے اسے پکڑ کر ساتھ لے گئے۔ اس نے گہرا سانس لیا اور پہلے سے اسی کے انتظار میں کھڑی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی، ہسپتال میں اس طرح کے چھوٹے چھوٹے واقعات کا رونما ہونا معمول تھا۔ ہینڈ بیگ کھول کر اپنا موبائل نکالا اور ایک نمبر ملایا۔ اسکے بیٹھتے ہی گاڑی آگے کو بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جی ڈاکٹر واسطی! میں سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ بات کر رہی ہوں۔ نکٹو فوبیا کا جو کلائنٹ آپ نے مجھے ریفر کیا تھا اسکی انڈیویڈول (individual) کانسلنگ کافی نہیں ہے، میں چاہ رہی تھی کہ آپ اسکے پیرنٹس کے ساتھ (concealing

میری فیملی کانسلنگ تھیراپی ارینج کروادیں۔" کھڑکی سے باہر دیکھتی اپنی بات کہہ کر وہ مقابل کی بات سننے کو رکی تھی۔

کلائنٹ کا کور فیئر اسکے فیملی ریلیشنز ہیں، اگر وہ درست ہو جائیں گے تو اسکا ڈیفنس" " میکینزم خود با خود تباہ ہو جائے گا۔اور وہ بہتری کی طرف بڑھے گا ادر وائز یہ مشکل ہے۔

چلیں ٹھیک ہے آپ مجھے ایک دن پہلے انفارم کر دیجیۓ گا۔اللہ حافظ !"گاڑی کے" رکنے تک وہ کال منقطع کر چکی تھی۔

کانسلنگ سائیکالوجسٹ ڈاکٹر زرش فاطمہ !"کچھ ڈاکٹروں کے بعد اپنا نام پکارے جانے" پر وہ سٹیج پر گئی تھی،اب اس نے عبایے کے اوپر ہی ڈاکٹر کوٹ پہنا ہوا تھا۔نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ سٹیج پر آئی تو ہال تالیوں سے گونج اٹھا،اس نے ایک نظر ہال میں بیٹھی حاضرین پر دوڑائی اور مائک کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔اپنے اور اپنے ہسپتال کے مختصر انٹروڈکشن کے بعد وہ مدعے پر آئی تھی اسے ایز آ سائیکالوجسٹ اس ایونٹ میں اپنے شعبے کی اہمیت کو کچھ لفظوں میں اجاگر کرنا تھا۔یہ ایک طرح کا کیو این اے سیشن تھا۔ جہاں مختلف ہسپتالوں کے مختلف ڈپارٹمنٹ کے ڈاکٹرز کو انوائیٹ کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر زرش آپکی نظر میں سائیکالوجی کیا ہے؟" سٹیج کے اخیر پر دوسری جانب کھڑے" ہوسٹ کے سوال پر وہ مسکرائی۔

سائیکالوجی بہت مشہور لیکن بہت ہی انڈر ریٹڈ سبجیکٹ ہے۔"اسکا جواب غیر متوقع اور" مایوس کن تھا، شاید آڈینس اس سے سائیکالوجی کی ڈیفینیشن سننا چاہتی تھی۔

اچھاایسا کیوں؟"ہوسٹ نے دلچسپی سے سوال کیا۔"

کیونکہ ہمارے لیے دماغ کو چھوڑ کر جسم کے ہر حصے کی بیماری اہم ہے۔دماغ کی بیماری" غیر اہم ہے کیونکہ ہم اتنے سمارٹ ہیں کہ بغیر کسی مدد کے خود کو ذہنی امراض سے نکال سکتے ہیں۔ڈپریشن، بائی پولر یا او پی ڈی (obsessive compulsive dissorder) کو ہم مرض گردانے کی بجائے شخصیت کا حصہ سمجھ لیتے ہیں۔اور ہم جانتے ہی نہیں کہ ان امراض کا نظرانداز کیے جانا نا صرف مریض بلکہ اسکے ریلیشنز پر بھی "اثر انداز ہوتا ہے، جن سے خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن پچھلے کچھ سالوں میں زمانہ بدلہ ہے سائنس نے ترقی کی" ہے لوگوں کی نظر میں دماغ کی اہمیت بڑھی ہے، ان میں شعور آیا ہے، اسی لیے اب وہ

سائیکاٹرسٹ کے پاس جانے لگ گئے ہیں لیکن سائیکالوجسٹ کو اب بھی اتنی اہمیت نہیں ملی کیا یہ سچ ہے؟"

"معاشرے میں تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں ایک وہ جو دماغ اور اسکے امراض کو غیر اہم جان کر نظر انداز کر دیتے ہیں، دوسرے وہ جو سوچ کے ذریعے دماغ کے امراض کو درست کرنے پر یقین رکھتے ہیں لیکن انکے لیے دوائیاں غیر اہم ہوتی ہیں، تیسرے وہ جو دوائیوں کے ذریعے تو دماغ کے علاج پر یقین رکھتے ہیں لیکن سوچ کے ذریعے نہیں اور یہ قسم تعداد میں زیادہ ہے اسی لیے یہ سچ ہے کہ زیادہ لوگ دماغ کے علاج کے لیے سائیکاٹرسٹ کے پاس تو چلے جاتے ہیں جبکہ سائیکالوجسٹ کے پاس جانا وہ وقت اور پیسے کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ لیکن مزے کی بات یہ کہ تینوں ہی کہیں نا کہیں غلطی پر ہیں دماغ کی بیماریوں کے علاج کے لیے دوائیوں کا استعمال اور سوچ کا بدلنا دونوں اہم ہے۔" سٹیج پر کھڑی وہ پراعتماد انداز میں اپنے شعبے کو متعارف کروانے جا رہی تھی۔

"ایک فرق جو اکثر لوگ نہیں جانتے، وہ یہ کہ سائیکاٹرسٹ اور سائیکالوجسٹ دو الگ شعبے ہیں۔ اسی لیے آپ ان میں فرق بیان کر دیں تاکہ ہماری آڈینس کے لیے آسانی ہو جائے۔"

www.novelsclubb.com

سائیکاٹرسٹ اور سائیکالوجسٹ دو الگ شعبے ہیں، معاشرے میں سائیکاٹرسٹ کا اپنا الگ" اہم مقام ہے لیکن سائیکاٹرسٹ کو اہم جانتے ہوئے سائیکالوجسٹ کو نظرانداز کرنا انصاف نہیں۔ سائیکاٹرسٹ ادویات کے ذریعے دماغ کے کیمیکلز کو اعتدال پر لاتے ہیں، جو کہ بہت اہم ہے لیکن ایک سائیکالوجسٹ کا ماننا ہے کہ دماغ کے کیمیکلز کی کمی یا زیادتی کے پیچھے بنیادی وجہ ہماری سوچ ہے۔ ایک سائیکالوجیکل کانسلر کا کام سائیکالوجیکل سائنس کی مدد سے لوگوں کو ڈپریشن یا ذہنی امراض سے نکالنا ہے، وہ ادویات کا سہارا لیے بغیر کمیونیکیشن کے ذریعے ان کے مخصوص رویئوں کو پریڈکٹ کرتے ہوئے ان کے بیہیوئیرل پیٹرن اور آرگینک ویری ایبلز کی بنیاد پر ایک کمپری ہینسو ججمنٹ قائم کرتے ہوئے ان کے مسائل کی جڑ ڈھونڈتے ہوئے ایک فائنل فیصلے پر پہنچتے ہیں۔" اس نے بہت مختصر لیکن مکمل انداز میں اپنے شعبے کو متعارف کروایا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن سائیکالوجسٹ کا پروسس لمبا ہوتا ہے، کئی کئی مہینے اور کبھی تو سال بھی لگ جاتے" ہیں ایک مریض کو صحت یابی کی جانب لوٹنے میں، اس سے بہتر یہ نہیں کہ مریض سائیکاٹرسٹ کے پاس جا کر اپنا فوری اور موثر علاج کروائے؟" ہوسٹ کے سوال پر اس نے کندھے اچکائے۔

ڈیپنڈ کرتا ہے۔ جنرل پریکٹیشنر اور سائیکاٹرسٹ کے پاس جانے والا ذہنی مریض ادویات" کے استعمال کے بعد جلد صحت یاب ضرور ہو جائے گا لیکن ادویات کے کئی مضر اثرات جو صحت پر رونما ہوں گے انکا کیا؟" ہال میں تالیاں گونجیں تو اس نے ایک نظر ہال کی جانب دوڑائی۔

اچھا آپ یہ بتائیں کہ سوچ بدلنے سے کیا ہوتا ہے اور سوچ کیوں ذہن پر اتنا اثرانداز ہوتی" "ہے؟ اور سائیکالوجسٹ سوچ کیسے بدلتا ہے؟

ایک سسٹم انسان کے اندر جبکہ دوسرا انسان اور ماحول کے درمیان ہوتا ہے، دونوں" سسٹم ہی انسان پر اچھے اور برے اثرات مرتب ڈالتے ہیں۔ قدرتی نظام کی طرح جب انسان طے کردہ نظام میں رہ کر زندگی نہیں گزارتا تو بیلنس بگڑتا ہے۔ اور انسان اپنے متعین نظام سے تب نکلتا ہے جب اسکی سوچ کی سمت بگڑتی ہے۔ سوچ کی سمت درست کر کے نا صرف ہم ڈپریشن جیسی ذہنی بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں بلکہ اپنی زندگی کا معیار بھی بہتر کر سکتے ہیں۔ جب تک آپ اپنی سوچ کی صحیح سمت مقرر نہیں کریں گے تب تک زندگی کے بہتر ہونے کا کوئی چانس نہیں۔ اب بہت سے لوگ کہیں گے کہ سائیکالوجسٹ کے پاس ایسی کونسی جادو کی چھڑی ہوتی ہے جو وہ سوچ کی سمت

www.novelsclubb.com

بدلنے کے دعویدار ہوتے ہیں؟ تو اصل بات یہ کہ ایک سائیکالوجسٹ کے پاس نہ تو کوئی جادو کی چھڑی ہوتی ہے اور نہ ہی انکے پاس کوئی مؤکل جن ہوتے ہیں جو دماغ پڑھ لیں، (ہال میں قہقہہ گونجا تو وہ بھی لمحے کو رک کر مسکرائی۔) وہ تو بس رویئےوں کو پڑھتے ہیں۔ سائیکالوجسٹ ذہنی مشقوں اور زبان کے زریعے سوچ کو بدلنے کے طریقے استعمال کرتے ہیں۔"

"رویئوں کو پڑھ کر علاج کرنا؟ یہ انٹرسٹنگ لگ رہا ہے آپ تھوڑا ڈیٹیل میں بتائیں گی کہ سائیکالوجی کی رو میں رویئوں کا سوچ سے کیا تعلق؟ اور سائیکالوجسٹ کیسے رویئے پڑھ کر علاج کرتا ہے؟"

"انسان کے ہر رویے کے پیچھے اسکی حسیات ہوتی ہیں جو کہ ماضی کے واقعات اور تجربات کی بنیاد پر دماغ میں یاداشت کے طور پر ایک خاص ترتیب میں محفوظ ہوتی ہیں۔ ان احساسات کی اگر ترتیب اور اثر بدل دیا جائے تو احساسات اور سوچ بھی بدل جاتی ہے، اسی چیز کا فایدہ اٹھاتے ہوئے ایک سائیکالوجسٹ اپنے کلائنٹ کی ناکامیوں کو کامیابی میں بدل دیتے ہیں۔ احساسات کی اہمیت کا اندازہ آپ یہاں سے لگا سکتے ہیں کہ احساسات انسان کی شخصیت کی تکمیل میں سب سے زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ برے تجربات اور واقعات

www.novelsclubb.com

سے حاصل کردہ احساسات انسان کا تب تک پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک انکی اہمیت ختم نہ کی جائے، برے احساسات سومیٹک نروس سسٹم کے ذریعے بار بار دماغ کو گھبراہٹ اور خوف کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ڈپریشن جیسے امراض جنم لیتے ہیں۔ہر نیگیٹو احساس میں کچھ نہ کچھ مثبت ضرور ہوتا ہے لیکن دماغ اس مثبت کو ڈھونڈنے کی بجائے منفی کو ہی میگنیفائی کرتا جاتا ہے،سائیکالوجسٹ منفی احساسات میں چھپے مثبت پہلوؤں کو ڈھونڈتا ہے اور اسے اتنا بڑا کر کے پیش کرتا ہے کہ دماغ کو اپنے منفی احساس پر مثبت احساس غالب آتا محسوس ہوتا ہے اس طرح سے وہ اپنی سوچ کے نقوش کو بہتر طریقے سے تبدیل کرنے کے قابل ہوتا ہے اور ذہنی مرض پر قابو پالیتا ہے۔بس اتنا سا کام ہے سائیکالوجسٹ کا جو بظاہر غیر اہم لیکن اصل میں سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔" اسکے خاموش ہونے پر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا،ناظرین کے چہروں پر موجود تعریف کو اس نے فخر سے مسکراتے ہوئے موصول کیا تھا۔ہوسٹ کے آخری تعریفی اور الوداعی کلمات اس نے چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے ہوئے موصول کیے۔ مسکراتی ہوئی وہ سٹیج سے اتر آئی تھی۔خود پر فخر محسوس ہوا تھا،اس ایونٹ میں پاکستان بھر کے ڈاکٹرز جمع تھے۔انکے ہسپتال کے

www.novelsclubb.com

سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ میں سے اسے چنا گیا تھا اس ایونٹ کو اٹینڈ کرنے کے لیے۔ یہ بات اس کے لیے قابل فخر تھی۔

••••••••••••••••••••••••

"آپی ! یہ دیکھیں یہ پینڈنٹ کیسا ہے؟" ہسپتال سے لوٹنے کے بعد وہ عصر کی نماز پڑھ کر ابھی لاؤنج میں آئی ہی تھی جب امل نے اپنا موبائل اسکی جانب بڑھا کر سوال کیا۔

"اچھا لگ رہا ہے، کیا پرائز ہے؟" سراہ کر اس نے سرسری سا سوال کیا تھا۔

"سیون ففٹی! آرڈر کر دوں؟" زرش نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"نہیں!" صوفے پر بیٹھ کر اپنا موبائل آن کرتے ہوئے اس نے دو ٹوک کہا۔

"کیوں؟ اتنا پیارہ تو ہے۔ اور زیادہ مہنگا بھی نہیں ہے، لے دیں نا!" صوفے پر اس کے قریب بیٹھ کر وہ ضد کرتے انداز میں بولی۔

"نہیں نا!"

"آپی پلیز لے دیں!" وہ منت کرتے انداز میں بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"امل ! پچھلے مہینے تمہاری برتھڈے پر تمہارے کالج کی چار پانچ دوستوں نے تمہیں پینڈ نٹس گیفٹ کیے۔ کچھ دن پہلے میرے ساتھ مارکیٹ جا کر تم الگ پینڈنٹ لائی۔ آنی کے ساتھ جا کر تم الگ لائی۔ کیا کرنا ہے اتنے پینڈ نٹس کا پہنتی تم ہو نہیں؟ کچھ اور لینا ہے تو میں لے دوں گی۔ لیکن اب مزید اپنی حلال کمائی ان پینڈ نٹس پر خرچ نہیں کروں گی۔" زرش دو سمجھانے کے انداز میں بولی تھی۔

"نہیں مجھے پینڈ نٹس ہی چاہیے۔ مجھے اپنی پینڈ نٹس کلیکشن کریئیٹ کرنی ہے۔" منہ بسورتے ہوئے وہ بولی تھی۔

"اس طرح تو میں بھی کہہ دوں کہ مجھے گن لے کر دیں، مجھے بھی گنز کلیکشن کریئیٹ کرنی ہے۔" ون سیٹر صوفے پر بیٹھے ٹی وی دیکھتے حدید نے بھی لقمہ دینا فرض سمجھا۔

"تاکہ اسی کلیکشن کے ایک شاہکار سے میں تمہیں شوٹ کر دوں؟" امل نے اسے گھور کر فٹ سے جواب دیا تھا۔

"امل.." زرش نے اسے ٹوکا۔

"آپی ایک پینڈنٹ سے کیا ہو گا؟" امل نے چڑ کر سوال کیا۔

"بات صرف ایک پینڈنٹ تک محدود نہیں ہے امل۔ بات فضول خرچی کی ہے۔ پتہ ہے عبادالرحمٰن فضول خرچ نہیں کرتے وہ پیسے وائزلی سپینڈ کرتے ہیں۔اور ہم نے اپنا گھر بھی تو بنانا ہے نا اس لیے فضول خرچی ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔"زرش اسے سمجھا کر نیچے کارپٹ پر بیٹھ کر میز پر پڑی چیزیں سمیٹنے لگ گئی۔امل نے ناراضگی سے اسکی پشت کی جانب دیکھا۔اسکی اتری ہوئی شکل دیکھ کر حدید ہلکی آواز میں ہنس دیا۔

"پینڈنٹس کلیکشن کریئیٹ کرنی ہے..."اسکی جانب جھک کر منہ ٹیرھا کر کے وہ مزاق اڑاتے ہوئے سرگوشی میں بولا تو امل کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"اگر بابا ہوتے تو میں کبھی آپ سے نہ کہتی۔"صوفے سے کھڑے ہو کر نم آنکھوں سے وہ چیخ کر بولی تھی۔زرش نے چونک کر اسے پلٹ کر دیکھا۔اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھ کر حدید بھی سنجیدہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہمیشہ میرے ساتھ ایسا ہی کرتی ہیں۔اگر آپ اپنے پیسے خرچ کر رہی ہیں تو کوئی احسان نہیں کر رہیں، بابا نے بھی آپ پر بہت پیسے خرچ کیے ہیں۔اگر آج وہ ہوتے تو میں کبھی آپ سے نہیں مانگتی۔"سیڑھیوں سے اوپر آتی خدیجہ بیگم اسکی اونچی آواز پر حیرت

سے وہیں رک گئیں۔زرش خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔اسکا ایک ایک لفظ اسکا دل دکھا رہا تھا۔

امل کیوں بدتمیزی کر رہی ہو آپی سے ؟اور رو کیوں رہی ہو؟میں مزاق کر رہا تھا۔تم بھی تو ایسے ہی مزاق کرتی ہو مجھ سے۔"حدید اسکے سامنے آکر سنجیدگی سے بولا تھا۔

وہ مزاق نہیں تھا،مزاق اڑا رہے تھے تم میرا،کیونکہ سب تمہارے کہنے سے پہلے تمہاری" بات مان لیتے ہیں۔اور میرے بارے میں کوئی نہیں سوچتا،کوئی بھی نہیں۔اوہان بھائی اتنی دور اپنی ٹریننگ پر ہوتے ہیں،انکے پاس ہمارے لیے وقت نہیں ہے۔مائرہ آپی کے پاس ہانیہ ہے انہیں ہماری کیوں فکر ہوگی؟اور آپ ہمیشہ حدید کو مجھ پر ترجیح دیتی ہیں۔ کاش امی بابا ہمیں چھوڑ کر نہ جاتے۔کاش آپی ہم آپ سب کے محتاج نہیں ہوتے۔"اپنے آنسو صاف کر کے وہ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بھاگی وہاں کھڑی سنجیدہ سی خدیجہ بیگم کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے رکی لیکن پھر ایک طرف ہو کر نیچے کی جانب بھاگ گئی۔

خدیجہ بیگم نے پلٹ کر اسے دیکھا وہ سیدھا سامنے والے کمرے میں گئی تھی۔انہیں معلوم تھا اب ایک گھنٹہ اس لڑکی نے وہ تمام شکایات اس کمرے کے خاموش رہائشی کو لگانی تھیں جو سرے سے وجود ہی نہیں رکھتی تھیں۔اور گھنٹہ رو کر واپس انکے پاس آکر سفارش کرنی

www.novelsclubb.com

تھی کہ زرش سے کہیں اس سے ناراضگی چھوڑ کر بات کرلے۔ گہرا سانس لے کر وہ اوپر کی جانب بڑھ گئیں۔ اس لڑکی کا تو معمول تھا۔

"آپی آپ امل کی باتوں پر دھیان مت دیں۔ آپکو پتہ تو ہے وہ چھوٹی ہے، بغیر سوچے کچھ بھی بول دیتی ہے۔" حدید اسکے پاس نیچے بیٹھ کر بولا تو اس لمحے زرش کو وہاں یاد آیا تھا، سائے کی طرح ہمیشہ ساتھ نبھانے والا اب وہ دور تھا لیکن اسکی چھوٹی کاربن کاپی موجود تھی۔ زرش مسکرادی اور سر دھیما سا ہلادیا۔

"حدید بیٹے جاؤ مائرہ نے کچھ سامان منگوانا ہے، پوچھ کر اسے مارکیٹ سے لادو۔" خدیجہ بیگم کی بات پر حدید سر ہلا کر اٹھ گیا۔ خدیجہ بیگم نے زرش کی جانب دیکھا جو خاموشی سے کتابوں کو انکی جگہ پر رکھ رہی تھیں۔ خدیجہ بیگم صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسکی پشت کو دیکھ کر مسکرادیں۔

www.novelsclubb.com

"منی!" کچھ لمحوں کے بعد خدیجہ بیگم نے اسے محبت سے پکارا زرش نے انکی جانب نہیں دیکھا۔ بس کتابوں کی جگہ ہی بدلتی رہی۔

میرے گھٹنوں میں درد رہتا ہے، نیچے نہیں بیٹھ سکتی، اسی لیے میرے پاس ادھر آؤ۔"""
انکے کہنے پر زرش اٹھ کر انکے پاس بیٹھ گئی۔

اداس ہے میرا گولڈن سیب؟"زرش کے ٹھنڈے ہاتھوں کو تھام کر انہوں نے سوال" کیا۔اسکے ہاتھ ہر موسم میں ٹھنڈے ہی رہتے تھے۔

بہت اکیلا محسوس ہو رہا ہے، اوہان کی یاد آرہی ہے۔"نیچی نظروں سے اپنے ہاتھوں کو" آنی کے ہاتھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

کیوں اکیلا محسوس ہو رہا ہے؟ ہم ہیں نا اپنے گولڈن سیب کے پاس۔"اسے اپنے ساتھ" لگاتے ہوئے وہ محبت سے بولیں، وہ نا جانے کیوں اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھیں؟

آپ مجھے گولڈن سیب کیوں پکارتی ہیں؟"زرش کے سوال پر وہ مسکرا دیں۔"

www.novelsclubb.com

کیونکہ منفرد لوگوں کو منفرد ناموں سے ہی پکارا جاتا ہے۔"زرش نے ان سے الگ" ہوتے ہوئے نا سمجھی سے انکی جانب دیکھا۔

جیسے نانو آپ کو چندا پکارتی تھیں؟ آپ کو پتہ ہے نانو مجھ سے آپ کے بارے میں کیا کہتی" تھیں؟"زرش نے پر جوش انداز میں سوال کیا تھا۔

کیا؟"خدیجہ بیگم اپنی والدہ کے الفاظ جانتی تھیں لیکن پھر بھی تجسس سے پوچھا۔"

میں ان سے پوچھتی تھی کہ وہ آپ کو چندا کیوں بلاتی ہیں۔تو وہ کہتی تھیں، کہ آپ ان" کے لیے آسمان پر موجود چاند جیسی ہیں، خوبصورت، پر کشش، روشن، دل کے بہت قریب لیکن فاصلے میں بہت دور کہیں خاموش اور اکیلی۔وہ کہتی تھیں کہ ہمیں روز نظر آنے والا چاند غیر اہم لگنے لگ جاتا ہے، نا سمجھی میں اپنی بے قدری سے جب ہم اپنے چاند سے محروم ہو جاتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ اس چاند کی وجہ سے ہی ہماری زندگی روشن تھی۔اسی لیے وہ مجھے سمجھاتی تھیں کہ کبھی بھی اپنے چاند کو غیر اہم سمجھ کر اس سے منہ نہ پھیرنا ورنہ ساری عمر اندھیرے میں گزرے گی۔"زرش کی بات پر وہ مسکرا دیں۔

اچھا تو کون ہے ہماری منی کا چاند؟"آنی کا انداز پر تجسس تھا۔انکے سوال پر وہ ہنسی تھی۔"

میرا ایک نہیں کئی چاند ہیں۔"اسکا اشارہ اپنے بہن بھائیوں کی جانب تھا۔اسکا اشارہ سمجھتے" ہوئے آنی محبت سے مسکرائی تھیں۔

نانو کے پاس آپ کو چندا پکارنے کی وجہ تھی، تو کیا آپ بھی کسی وجہ سے مجھے منی اور" گولڈن سیب پکارتی ہیں؟"زرش کے سوال پر وہ ہنس دیں۔

ظاہر ہے، وجہ تو ہے۔"زرش نے دلچسپ سی مسکراہٹ سے انکی جانب دیکھا۔"

اچھا؟اور وہ کیا ہے؟"زرش نے تجسس سے پوچھا۔"

جب آپ پیدا ہوئی تھی تب مجھے جبرائیل صاحب سے پتہ چلا تھا کہ میری بھانجی پیدا" ہوئی ہے۔مجھے آپکا نام نہیں پتہ تھا بس جب بھی کبھی اپنی بھانجی کا خیال آتا تو ذہن میں آتا کہ وہ چھوٹی سی منی سی ہو گی۔تب سے ذہن میں منی ہی پکا ہو گیا۔"زرش ہنس دی۔

اور کچھ سالوں پہلے جب میں آپ سب سے پہلی بار ملی تھی تو مجھے تم سب سے الگ لگی" جس طرح لال سیبوں کے قبیلے میں منفرد سیب گولڈن ہوتا ہے۔اسی طرح اپنے بہن بھائیوں میں تم گولڈن سیب ہو، سب سے منفرد، سب کی فکر کرنے والی، سب کا خیال رکھنے والی۔"خدیجہ بیگم کے ذہن پر میت والے گھر کا وہ منظر ابھرا تھا جب وہ سترہ اٹھارہ ہونے کے باوجود اپنے سب بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ مضبوط اور سب سے بڑی دکھ رہی تھی۔اوہاں ہسپتال تھا اور پورے گھر اور گھر کے تمام معاملات کو اس نے اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔زرش مسکرا دی۔

یہ خوبیاں تو اوہان میں بھی ہیں، بلکہ مجھ سے زیادہ ہی ہیں پھر وہ گولڈن سیب کیوں "نہیں؟"

آنی بڑے ابا آئے ہیں۔" زرش کے سوال پر کچھ کہنے کو انہوں نے منہ کھولا ہی تھا کہ " مائرہ نے اوپر آکر اطلاع دی۔

"انہوں نے ابو کو بھی کال کر کے بلالیا ہے۔"

خیریت ہو بس۔" مائرہ کی اگلی اطلاع پر آنی صوفے سے اٹھتے ہوئے بولیں۔"

خیر بڑے ابا اور خیریت دونوں ایک میان میں موجود دو تلواروں جیسے ہیں، اسی لیے" ایک کی موجودگی میں دوسرے کو بھول جاؤ!" زرش کے کہنے پر مائرہ ہنس دی اور آنی کے پیچھے نیچے کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••

بڑے ابا کی بات پر جبرائیل صاحب نے خدیجہ بیگم کی جانب دیکھا تو خدیجہ بیگم کی تیوری چڑھی ہوئی تھی۔

بڑے ابا! میں اس معاملے میں فل حال کچھ نہیں بول سکتا۔ یہ معاملہ بہتر ہو گا ڈائیریکٹ" اوہان کے ساتھ طے کیا جائے۔ وہ ہی بھائی ہے زرش کا تو وہ ہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے۔"

جبرائیل صاحب نے انکار کی بجائے مصلحت کا راستہ اپنایا۔

تو کرو نا اوہان سے بات۔ ویسے انتہائی غیر ذمے دار بھائی ہے، جسے بہن کی ڈھلتی عمر کی فکر" ہی نہیں۔" چائے کے کپ تھام کر اندر آتی مائرہ نے بڑے ابا کے غصے میں کہے گئے الفاظ سنے۔

ویسے کیا عمر ہو گئی ہے تمہاری بہن کی؟" بڑے ابا کے براہ راست اس سے پوچھنے پر وہ" ایک لمحے کو گڑبڑائی۔

اُمم...! یہی کوئی اکیس، بائیس سال۔" وہ چاہ کر بھی انہیں چوبیس، پچیس سال نہیں کہہ" پائی۔

تو بی بی کوئی فکر ہے بہن کی؟ یا یوں ہی ساری عمر اپنی چوکھٹ پر بٹھائے رکھنا ہے۔" مائرہ" نے بے چارگی سے خدیجہ بیگم اور جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بڑے ابا وہ اپنی بہن کی چوکھٹ پر نہیں بلکہ اپنی خالہ کے گھر ہے۔اور خالہ ماں کے برابر ہی ہوتی ہے۔اس لیے آئندہ یہ مت کہیے گا کہ وہ اپنی بہن کے گھر ہے یہ بچے اپنی ماں کے گھر ہیں اور مجھ پر بوجھ نہیں ہیں۔جب تک چاہیں یہاں رہیں، یہ گھر انہی کا ہے۔"خدیجہ بیگم کا دوٹوک انداز بڑے ابا کو ہمیشہ کی طرح زہر لگا تھا۔

"اگر اپنے آپ کو ماں کہتی ہو تو ماں ہونے کا حق بھی ادا کرو اور جبرائیل مجھے جواب ایک ہفتے میں چاہیے۔"بڑے ابا کی بات پر خدیجہ بیگم نے غصے سے جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا۔

"بڑے ابا! بات صرف اتنی نہیں ہے۔ ثمرین کا بیٹا باہر پلا بڑھا ہے،وہ کیسا ہے، کس مزاج اور کردار کا مالک ہے ہم نہیں جانتے۔ایسے میں اوہان سے کس بنیاد پر بات کی جائے؟"بڑے ابا تمسخر اڑانے کے انداز میں ہنسے۔

www.novelsclubb.com

"دنیا اتنا آگے بڑھ گئی ہے جبرائیل اور تم آج بھی وہیں کھڑے ہو۔میں نے تمہیں بتایا کہ وہ بچہ لاکھوں کماتا ہے۔اس زمانے میں آئے گا ایسا خاندانی، خوبصورت، پڑھا لکھا اور اتنا

کمائی کرنے والے کا رشتہ ؟ بجائے میرے احسان مند ہونے کے تم مجھ سے ایسے سوال کر رہے ہو؟" بڑے ابا کی بات پر جبرائیل صاحب نے گہرا سانس لیا۔

ابا! دنیا جتنی بھی آگے چلی جائے، مزاج اور کردار ہمیشہ سے بیٹیوں کے باپوں کے لیے اہم تھا اور ہمیشہ رہے گا۔" جبرائیل صاحب کی بات پر بڑے ابا کی تیوری چڑھی تھی۔

تمہارے لیے میری گارنٹی کافی نہیں؟ اگر ایسا ہے تو بے فکر ہو جاؤ، اگلے ہفتے ثمرین" آرہی ہے اپنے بیٹوں کے ساتھ، تب اچھے سے جانچ پڑتال کر لینا۔ نا جانے تمہیں کیسی بے اعتباری ہے اپنے باپ پر؟ حسن نے صرف ایک بار میرے کہنے پر اپنی بیٹی کا ثمرین کے بڑے بیٹے سے رشتہ طے کر دیا۔ اسی کی منگنی کے لیے وہ پاکستان آرہی ہیں۔ (مائرہ نے چونک کر بڑے ابا کی جانب دیکھا تو ردا کی منگنی ہو رہی تھی؟) اور چاہتی ہے کہ اپنے چھوٹے بیٹے کے لیے بھی پاکستان سے ہی کوئی لڑکی دیکھ لے۔ میں نے ہی اسے کہا کہ نعیم کی بیٹی سے کر دے، اپنی دیکھی بھالی گھر کی یتیم بچی ہے۔ ظاہر ہے میرا تو دوہرا رشتہ ہے ان بچوں سے انکے دادا کا اور نانی کا سگا بھائی ہوں۔ تم سب سے زیادہ میرا حق ہے ان پر۔"

بڑے ابا کی بات پر جبرائیل صاحب خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

جبرائیل صاحب آپ بتائیں نا بڑے ابا کو کہ ہم نے مستقیم کے لیے زرش کو سوچا ہوا" ہے۔"خدیجہ بیگم کے صبر کا پیمانہ جب لبریز ہوا تو بول اٹھیں۔انکی بات پر جہاں بڑے ابا ہنس دیے تھے وہیں جبرائیل صاحب نے انہیں حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ ایسی کوئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔

جتنا جبرائیل اپنے باپ کا فرمابردار تھا نا اتنا ہی مستقیم بھی اپنے باپ کا فرمابردار ہے۔تین" سال سے شکل تو دکھائی نہیں اس فرمابردار اولاد نے۔"انداز تمسخرانہ تھا۔

خیر ایک ہفتے تک مجھے کوئی ہتمی جواب چاہیے۔اگر تمہارا بیٹا مان جاتا ہے جو کہ مشکل" ہے،تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔اچھا ہے گھر کی بچی گھر ہی رہے گی لیکن اگر نہیں مانتا تو اوہاں سے بات کر کے مجھے جواب دو۔اب جلد از جلد اس زمے داری سے فارغ ہونا ہے، مرنے کے بعد اپنے بھائی اور بہن کو کیا شکل دکھاؤں گا کہ انکی بچی کی میں نے فکر ہی نہیں کی؟"اپنی بات کہہ کر وہ لاٹھی کے سہارے اٹھ کھڑے ہوئے۔

جبرائیل مجھے گھر چھوڑ آؤ۔اور تم اپنے اس ڈی سی بیٹے کے نام پر اترانا چھوڑ دو،انتہائی" بدتمیز بیٹا ہے تمہارا،اتنا نہیں ہوتا کہ بڑے ابا کو فون کر کے خیریت ہی دریافت کر لے،

ایک ہی بوڑھا دادا ہے لیکن نہیں جی، ڈی سی صاحب کی تو بہت اونچی ناک ہے دادا کو فون کرنے سے کٹ جائے گی۔" جبرائیل صاحب کا ہاتھ تھامے دوسرے ہاتھ میں لاٹھی تھامے وہ لاؤنج سے نکلتے ہوئے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے اصل خدیجہ بیگم کو سنا رہے تھے۔ بڑے ابا اپنے بڑے بیٹے اور بہو کے ساتھ سامنے والے گھر میں رہتے تھے۔

مائرہ آنی کے پاس آکر بیٹھ گئی جو کسی سوچ میں تھیں۔

ویسے بڑے ابا نے آپکو کبھی پاکستان ڈراموں والی ساس کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ہو گی۔" اسکی بات پر خدیجہ بیگم ہنس دی تھیں۔

آنی مستقیم مان جائے گا؟" کچھ سوچ کر مائرہ نے سوال کیا۔"

کیوں نہیں مانے گا۔ میں کہوں گی تو انکار نہیں کرے گا۔" میز سے چائے کا کپ اٹھاتے" ہوئے وہ بولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اگر ایسا ہو جائے تو اس سے بہترین اور کچھ نہیں۔ امی بابا کے بعد میں چاہتی ہوں کہ " میرے بہن بھائی میری نظروں کے سامنے رہیں۔ اپنے بہن بھائیوں سے بے پرواہ ہو کر جو غلطی پہلے کر چکی ہوں وہ اب دہرانا نہیں چاہتی۔" مائرہ کی بات پر آنی مسکرا دیں۔

بے فکر رہو سب بہترین ہی ہو گا۔" مائرہ بھی مسکرا دی۔"

••••••••••••••••••••••••••••••

اب تو جان چھوڑ دو ان کتابوں کی۔ڈاکٹر بن گئی ہو لیکن پڑھنا پڑھنا ابھی بھی ختم نہیں" ہوا۔" مائرہ کی آواز پر زرش نے سر اٹھا کر اپنی طرف آتی ہاتھوں میں دو مگ تھامے مائرہ کو دیکھا۔

خیر ہے؟ جاگ رہی ہیں اب تک؟" بارہ بجاتی گھڑی کو دیکھ زرش نے سوال کیا۔"

ہم بس نیند نہیں آرہی تھی۔" چائے کا کپ زرش کے سامنے رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر" بولی۔

اوہ شکریہ! بہت دل چاہ رہا تھا چائے پینے کا اس وقت بس بنانے کی ہمت نہیں ہو رہی" تھی۔" چائے کا کپ تھامتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی تو مائرہ بھی مسکرا دی۔

اس وقت کیا کر رہی ہو؟" زرش کے پیچھے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے سوال کیا۔"

زرش چھوٹے میز پر کتابیں پھیلائے لیپ ٹاپ کھولے کالین پر ہی بڑا کشن رکھ کر اس پر بیٹھی تھی۔

کل ایک اسیسمنٹ ہے اسکی تیاری کر رہی ہوں۔ہانی سو گئی؟"کتاب بند کر کے چائے کا" کپ تھام کر میز سے ٹیک لگا کر مائرہ کی جانب چہرہ کر کے وہ بیٹھ گئی۔

ہمم سو گئی ہے۔"چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ بولی۔"

اسے اکیلا کمرے میں چھوڑ آئی ہیں؟"ابو بکر بھائی اسلام آباد گئے ہوئے تھے اسی لیے" زرش کو ہانیہ کی فکر ہوئی۔

نہیں وہ ابو اور آنی کے کمرے میں سوئی ہے،روئی جا رہی تھی،ابو نے اٹھایا تو چپ ہو گئی" پھر دوبارہ میرے پاس آئی ہی نہیں۔"زرش مسکرا دی ہانیہ گھر کا عجیب بچہ تھا جو اپنی ماں کے علاوہ ہر انسان کے ساتھ سونے کو تیار تھا،کبھی دادا دادی، کبھی نویرہ پھوپھو کے ساتھ، کبھی زرش خالہ کے ساتھ اور کبھی ملکہ کے ساتھ۔

کیا ہوا ہے آپکو؟اتنی بجھی ہوئی کیوں لگ رہی ہیں؟کہیں ابو بکر بھائی سے لڑائی تو نہیں" کر لی؟"زرش کے سوال پر وہ ہنس دی۔

ابو بکر لڑتے ہی کب ہیں؟جب میں غصے میں ہوتی ہوں وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔اور" میرا غصہ ٹھنڈا ہونے پر بڑے بابوں کی طرح معاملہ سنبھال لیتے ہیں۔میں تو بالکل بھول

ہی گئی ہوں لڑتے کیسے ہیں۔"مائرہ کے چہرے پر پھیلی میٹھی مسکراہٹ دیکھ کر وہ ہنس دی۔

واہ کیا قسمت ہے نہ شوہر لڑتا ہے نہ ساس اور نہ نند۔کمال ہے بھئی۔"چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے زرش نے کہا۔

لڑائیوں کے لیے تم،امل اور بڑے ابا کافی ہیں نا۔"اپنی بات کہہ کر وہ ہنسی تھی۔زرش" نے برا سا منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔

ویسے اکثر میں سوچتی ہوں کہ زندگی میں موجود لوگوں کے بدلنے سے ایک دم سے" قسمت بھی بدل گئی۔"زرش اسکی بات پر مسکرا دی۔

جب اپنے آس پاس موجود اتنے پیارے لوگوں کو دیکھتی ہوں تو بابا یاد آتے ہیں۔وہ" میرے لیے ایسا ہی پر سکون اور خوبصورت گھر چاہتے تھے۔لیکن میں نے کبھی انکی سنی ہی نہیں۔"مائرہ کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔زرش کی خاموش نظریں اپنے مگ پر جمی تھیں۔

کاش بابا مجھے ان لوگوں کے درمیان دیکھ پاتے جہاں وہ مجھے دیکھنا چاہتے تھے۔"مائرہ نم " آواز سے بولی تو زرش نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مائرہ بابا تمہاری شادی اپنے جس دوست کے بیٹے سے کروانا چاہتے تھے وہ دوست انکل "
جبرائیل تھے؟" زرش کے سوال پر مائرہ چونکی۔

تمہیں کس نے بتایا؟" مائرہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔"

تم نے ابوبکر بھائی سے شادی کے لیے اسی لیے ہاں کی تھی نا کہ ابوبکر بھائی کو تمہارے "
لیے بابا نے چنا تھا؟" زرش کے اگلے سوال پر مائرہ خاموش ہو گئی۔

مائرہ؟" چائے کا کپ میز پر چھوڑ کر وہ صوفے پر اس کے پاس آ بیٹھی۔"

زرش میں چاہتی ہوں تم سب یہاں میرے پاس رہو۔ آنی بھی یہی چاہتی ہیں اسی لیے وہ "
تمہیں اپنی بہو بنا لیں گی۔ تمہاری شادی کی مجھے جو ٹینشن اب وہ بھی ختم۔" چائے کا گھونٹ
بھرتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی۔

مائرہ بات نہیں بدلو۔ تم مجھ سے کبھی کچھ شیئر نہیں کرتی۔" زرش شکوہ کرتے ہوئے "
بولی۔

کیسے شیئر کروں؟ عادت ہی نہیں ہے تم سے شیئر کرنے کی۔ تم چھوٹی ہوتی تھی تو ہمیشہ "ہر بات امی سے شیئر کی کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ کبھی دور بھی ہوں گی۔" مائرہ گہرا سانس لے کر بولی۔

مائرہ! بابا جبرائیل انکل سے پہلے سے ملتے تھے؟" زرش نے اسکی بات کو نظر انداز کر" کے سوال کیا۔مائرہ نے سر کو اثبات میں جنبش دی۔

بابا نے قصور میں جتنی بھی دکانیں خریدی تھیں وہ سب جبرائیل صاحب کے ساتھ ہی" خریدی تھیں۔ایک بار جب میں بابا کے ساتھ یونیورسٹی سے واپس آرہی تھی تب میں ان سے ملی تھی، جبرائیل انکل ابو بکر کے ساتھ لاہور کسی کام سے آئے ہوئے تھے۔مجھے تب یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ ہمارے رشتے دار ہیں، میں سمجھی تھی کہ بابا کے کوئی دوست ہوں گے۔تب میں گاڑی میں ہی بیٹھی رہی تھی اور بابا گاڑی سے باہر نکل کر ان سے ملے تھے، کسی دکان کے متعلق ہی کوئی معاملہ تھا، آخر میں بابا کے کہنے پر میں گاڑی سے نکل کر جبرائیل انکل سے بھی ملی تھی۔یونیورسٹی ختم ہونے کے بعد جب شادی کا معاملہ شروع ہوا تو بابا نے پہلے ابو بکر کا ذکر ہی کیا تھا لیکن نہ امی مانیں نہ میں۔میں اس لیے نہیں مانی کیونکہ وہ قصور کے چھوٹے سے محلے میں رہتے تھے اور ابو بکر تب کوئی جاب نہیں کرتے

تھے بلکہ مدرسے میں پڑھاتے تھے ایسے میں جب فیض کا پروپوزل آیا تو مجھے وہ ہر پہلو سے بہتر لگا۔آج بھی مجھے اپنے اس فیصلے پر افسوس ہے کاش میں بابا کی مان لیتی،کاش میں بابا کو خود سے راضی کر دیتی۔مجھے سمجھ بعد میں آئی کہ بابا کیوں فیض کے رشتے سے منع کر رہے تھے۔"مائرہ کی بات پر زرش کو تکلیف ہوئی تھی۔نام فیض سے اسے اتنی تکلیف ہوتی تھی تو اسکی بہن کو کتنی تکلیف ہوتی ہو گی۔

پتہ نہیں فیض بھائی آپ کی زندگی میں کیوں آئے تھے انہوں نے آپ کو دکھوں کے " علاوہ کچھ نہیں دیا۔"زرش کے دکھ سے کہنے پر مائرہ مسکرا دی۔

پتہ ہے زرش کبھی کبھار مجھے لگتا ہے کہ فیض برا نہیں تھا بس مختلف تھا۔اس کے ساتھ " نے مجھے اپنوں اور غیروں میں فرق سکھا دیا۔اور تم اسکے نام سے اداس نہ ہوا کرو کیونکہ میں نے اداس ہونا عرصہ پہلے چھوڑ دیا ہے،اب مجھے فرق نہیں پڑتا۔"مائرہ کے نرمی سے کہنے پر زرش نے اسے تاسف سے دیکھا۔

کیسے اداس نہ ہوا کروں آپ فیض بھائی سے محبت کرتی تھیں اور انہوں نے کیا کیا؟"" " زرش افسوس سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

محبت ؟"مائرہ مسکرائی تھی کھو کھلا سا۔"

زرش مجھے بھی لگتا تھا کہ مجھے فیض سے محبت ہے اور فیض کو مجھ سے، پر اب جب ابو بکر" کی محبت دیکھی ہے تو احساس ہوتا ہے کہ جو فیض سے ہوئی تھی وہ محبت تھی ہی نہیں بلکہ میری غلط فہمی تھی۔ محبت تو مجھے اب ہوئی ہے۔"زرش نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا فرق ہے دونوں محبتوں میں ؟"

پہلی محبت خود غرض تھی لیکن اب محبت بے غرض ہے۔پہلے محبت میں ان سیکیورٹی" تھی لیکن اب محبت میں سکون ہے۔پہلے محبت نے دل کا بوجھ بڑھادیا تھا اب دل ہلکا ہو گیا ہے۔اب احساس ہوتا محبت نام کسی کا اچھا لگنا نہیں بلکہ کسی کا اپنا لگنا ہے۔فیض اچھا لگتا تھا لیکن ابو بکر اپنا لگتا ہے۔ابو بکر نے مجھے سکھایا ہے محبت سکون کا نام ہے بے چینی کا نہیں !"مائرہ ایک فسوں میں بولتی جارہی تھی۔

محبت کا تو پتہ نہیں لیکن ابو بکر بھائی نے آپکو فلاسفر ضرور بنادیا ہے۔"زرش کی بات پر" مائرہ قہقہہ لگا کر ہنسی تھی،اس ہنسی میں خوشی کی رمک تھی۔

اچھا یہ سب چھوڑو اس کا جواب دو جو میں نے کہا تھا۔آنی تمہارا رشتہ مستقیم سے کرنا" چاہتی ہیں۔"مائرہ کی بات پر زرش کی مسکراہٹ تھمی تھی۔

تمہیں لگتا ہے جس شخص نے بلاوجہ باپ کی ضد میں تین سال سے گھر کی دہلیز پر قدم" نہیں رکھا وہ آنی کے کہنے پر مجھ سے شادی پر راضی ہو جائے گا؟"زرش نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

اسے چھوڑو اپنی بات کرو!"مائرہ کی بات پر زرش مسکرائی تھی۔"

میں اپنی بات اسکے جواب کے بعد کہنا زیادہ مناسب سمجھتی ہوں۔"زرش نے جھک کر" میز سے چائے کا کپ اٹھایا، چائے اب تقریباً میٹھا شربت بن چکی تھی۔

وہ مان جائے گا لیکن تم انکار نہیں کرو گی۔میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتی۔"مائرہ" کی بات پر زرش مسکرا دی۔اسے احساس تھا تایا جان کے گھر گزارے وقت کے بعد اب مائرہ ان سب کے لیے کتنی ان سیکیورٹی کا شکار ہو چکی تھی۔اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔وہ بھی تو اپنے بہن بھائیوں سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔

دل کے کسی ایک کونے میں چھپا ایک راز چپکے سے مسکرایا تھا، مستقیم جبرائیل کا ساتھ ممکن بھی ہو سکتا ہے یہ کبھی ناممکن سا لگتا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

مائرہ ہانی کا فیڈر کہاں ہے؟ دیکھو کب سے رو رہی ہے۔" روتی بلکتی ہانیہ کو چپ کرواتے" ہوئے زرش نے پوچھا تھا۔

پتہ نہیں ادھر ہی کہیں ہو گا، آس پاس دیکھو۔" فون پر بات کرتی مائرہ کو افسوس سے دیکھ" کر وہ صوفے سے اٹھ گئی، اپنی نند سے فون پر لگ کرتے ہوئے مائرہ کو اپنی بیٹی ہی بھول جاتی تھی، زرش کی نظر میں مائرہ ایک لاپرواہ ماں تھی جسے اپنی بیٹی اور اسکی چیزوں کو چھوڑ کر پوری دنیا کی خبر ہوتی تھی تبھی تو اسکی بیٹی بھی ماں کو چھوڑ کر پوری دنیا کے پاس جانا بہتر سمجھتی تھی، اگر آنی اور نویرہ باجی نہ ہوتیں تو پتہ نہیں مائرہ کی بیٹی کا کیا ہوتا؟ وہ سوچ کر رہ جاتی۔

زوہا بچے ادھر آؤ۔" چھت سے آتی زوہا کو اس نے آواز دی۔"

یس! خالہ جان۔اوہ بے بی کیوں رو رہا ہے؟"زرش کے قریب آکر اس نے ہانیہ کو" دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بے بی کو بھوک لگی ہے۔آپ اسے پکڑو میں اسکا فیڈر ڈھونڈ کر لاتی ہوں۔"ہانیہ زوہا کو" تھماتے ہوئے وہ بولی۔

اوکے! خالہ جان میں ہانی کو اوپر لے کر جا رہی ہوں،امل میرا ویٹ کر رہی ہے،آپ" "فیڈر لے کر اوپر ہی آجانا۔

اوکے دھیان سے لے کر جانا گرا نہ دینا۔"اسے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر وہ" بولی تھی۔

لاؤنج،کچن اور مائرہ کا کمرہ دیکھ لیا لیکن فیڈر کہیں نہیں ملا۔وہ خدیجہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی کیونکہ ہانیہ کی چیزیں زیادہ خدیجہ بیگم کے کمرے میں ہی پائی جاتی تھیں۔

خدیجہ بیگم اسی وجہ سے میں منع کر رہا تھا کہ مستقیم سے بات کرنے سے پہلے کسی اور سے" نہ کی جائے۔اب جب مائرہ کو پتہ چلا تو اسے دکھ ہوگا۔"کمرے سے آتی آواز پر وہ ایک دم

رکی۔اسے اندر جانا مناسب نہ لگا کیونکہ جبرائیل صاحب اور خدیجہ بیگم کوئی بات کر رہے تھے۔

میں کیسے زرش کا رشتہ اس ثمرین کے بیٹے سے ہونے دوں؟ مجھے رتی برابر بھروسہ نہیں" ہے نہ ثمرین پر نہ اس کی اولاد پر۔" وہ پلٹنے ہی والی تھی کے اپنے نام پر رک گئی۔

کیسی باتیں کرتی ہیں آپ؟ اب مستقیم نہیں مان رہا زرش سے رشتے کے لیے تو ہم" زبردستی تو نہیں کر سکتے۔" اس کے دل میں جیسے کچھ چبھا تھا۔ایک چہرہ دماغ پر ابھر کر معدوم ہو گیا۔

آپ اسے فون کر کے کہیں نا، وہ آپکی بات مان جائے گا۔زرش کا رشتہ مستقیم سے ہی" ہو گا بس۔" خدیجہ بیگم ضد کرتے انداز میں بولی تھیں۔زرش کو مائرہ کی رات والی بات یاد آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم آپ کیوں زبردستی کرنا چاہتی ہیں؟ مستقیم نے صاف انکار کیا ہے۔ چلیں" فرض کر لیں اگر مستقیم ہمارے کہنے پر مان بھی گیا تو وہ زبردستی کے رشتے سے خوش نہیں رہے گا۔" جبرائیل صاحب خدیجہ بیگم کو سمجھاتے ہوئے بولے تھے۔زرش کے دل میں

کچھ چھن سے ٹوٹا تھا، فرق صرف اس بات سے نہیں پڑا تھا کہ اسے ٹھکرایا گیا تھا، بلکہ فرق اس بات سے بھی پڑا تھا کہ اسے ٹھکرانے والا مستقیم جبرائیل تھا۔

"کیوں خوش نہیں رہے گا؟ ابو بکر نے بھی تو ہمارے کہنے پر مائرہ سے شادی کی تھی اور وہ خوش ہے نا اپنی زندگی میں تو مستقیم بھی خوش رہے گا۔" اس لمحے زرش کو اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔ کیا وہ اتنی گری پڑی تھی کہ آنی کو اپنے بیٹے سے اس کے لیے بھیک مانگنی پڑتی؟ جب وہ صاف لفظوں میں انکار کر چکا ہے تو آنی کیوں اسے بے وقعت کر رہی تھیں؟

"خدیجہ بیگم! ابو بکر نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے۔ ہم نے کوئی زبردستی نہیں کی اس کے ساتھ۔ اس لیے اب بھی بچوں کو انکی مرضی کا فیصلہ لینے دیں۔ بڑے ابا کی طرح خود غرضی مت دکھائیں۔"

www.novelsclubb.com

"بڑے ابا کی طرح خود غرضی؟ میں کیا خود غرضی دکھا رہی ہوں؟ وہ میری بھانجی ہے میری بیٹی جیسی، مجھے اسکی فکر ہے تبھی چاہتی ہوں کہ وہ میری نظروں کے سامنے رہے۔"

بڑے بھی اپنی جگہ بہتر ہی سوچ رہے ہوتے ہیں لیکن پتہ نہیں کیوں وہ اپنے بہترین فیصلوں میں چھوٹوں کے احساسات کو نظر انداز کر دیتے ہیں؟

سامنے رکھ کر کیا کریں گی اگر وہ خوش ہی نہ رہے؟" جبرائیل صاحب کی بات پر وہ کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئیں۔

جبرائیل صاحب وہ خوش رہے گی۔ میں خود ہی منالوں گی مستقیم کو۔" خدیجہ بیگم برا مناتے ہوئے دھیما سا بولی تھیں۔ زرش خاموشی سے پلٹ گئی۔

آنی جان! مستقیم جبرائیل مان بھی گیا تو اب زرش فاطمہ کبھی نہیں مانے گی، وہ اتنی غیر اہم نہیں کہ جس در سے ٹھکرائی گئی ہو وہیں دوبارہ جا بیٹھے۔" دل میں عہد کرتے ہوئے وہ کچن میں آگئی وہاں امل کھڑی ملکہ سے فیڈر بنوا رہی تھی۔

کہاں سے ملا فیڈر؟" امل سے اس نے سوال کیا۔"

اوپر لاؤنج میں پڑا تھا صوفے کے نیچے۔" ملکہ کے فیڈر پکڑانے پر وہ فیڈر تھام کر تیزی " سے کچن سے نکل گئی۔

ملکہ مائرہ کہاں ہے؟" کولر سے پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اس نے سوال کیا۔"

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں ابھی تو یہیں تھیں۔" چولہے پر پڑی ہانڈی میں چمچ چلاتے ہوئے وہ بولی۔"

کیا جلا رہی ہو؟" جلنے کی بو سونگھ کر تیزی سے چولہے کی جانب بڑھتے ہوئے اس نے" پوچھا۔

جلا نہیں رہی، پکا رہی ہوں لیکن یہ پتہ نہیں کیوں جلتا جا رہا ہے۔" پریشانی سے کالے" ہوتے پیازوں کو دیکھ کر ملکہ بولی۔

ہٹو ملکہ، جل گئے سارے پیاز۔" چولہے کی آنچ دھیمی کر کے اس نے پانی کا چھڑکاؤ کیا تو" ایک دم سے دھواں اٹھا۔

زرش باجی یہ کیا کر رہی ہیں؟" ملکہ نے پریشانی سے دھوئیں کو دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ" مائرہ اسے ہانڈی کا خیال رکھنے کا بول کر گئی تھی،اور زرش باجی پر ہر معاملے میں بھروسہ کیا جا سکتا ہے سوائے کوکنگ کے۔

www.novelsclubb.com

چپ کر کے دیکھو میں کیا کر رہی ہوں اور اسے یاد رکھنا۔" نمک کا ڈبہ کھولتے ہوئے وہ" بولی تو ملکہ منہ چڑھا کر سر ہلا گئی۔

بڑے ابا کی طرح ضدمت کریں۔بچوں سے ضد لگائیں تو وہ باغی ہو جاتے ہیں بالکل" ویسے جیسے کئی برس پہلے میں باغی ہو گیا تھا۔ماں باپ کو بھی اولاد کے احساسات کو سمجھنا چاہیے۔ہم والدین ہی ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو خود سے دور کر دیتے ہیں۔کئی برس پہلے جب بڑے ابا نے میری مرضی،میرے احساسات کی پرواہ کیے بغیر ضد لگائی تھی تب میں نے سوچا تھا کہ میں کبھی اپنی اولاد پر ایسا وقت نہیں آنے دوں گا۔لیکن جب وقت آیا، جب میرے بیٹے کو سب سے زیادہ میرے سہارے کی ضرورت تھی تب میں پیچھے ہٹ گیا۔اور میں نے اپنا وہ مستقیم کھو دیا جو اپنے باپ کی ایک مسکراہٹ کے لیے سو جتن کرتا تھا،جو میری ہر بات کو حکم کا درجہ دیتا تھا۔"کرسی پر بیٹھے جبرائیل صاحب کی آنکھوں کے پردوں پر کئی منظر ابھرے تھے۔سائیکل کی دکان کے باہر کھڑا دل میں سائیکل کی چاہت رکھنے کے باوجود اسے نہ لینے کی ضد کرتا ہوا مستقیم،مسجد کے صحن میں پلر سے ٹیک لگائے نیند سے بھری آنکھیں لیے جبرائیل صاحب کا انتظار کرتا آٹھ سالہ مستقیم،باپ کی آنکھوں میں اپنے لیے فخر دیکھنے کے لیے ہمت سے بڑھ کر محنت کرتا ہوا مستقیم،اپنے گھر والوں کی ضرورت کی وجہ سے اپنی خواہشات سے منہ پھیرتا ہوا مستقیم،جیل کی سلاخوں

www.novelsclubb.com

کے پیچھے سرخ آنکھوں سے اپنا یقین دلاتا مستقیم، کمرہ عدالت میں بوجھل کندھوں کے ساتھ آنکھوں میں امید لیے اپنے باپ کو امید سے تکتا ہوا مستقیم۔

ایک دم سے ہر منظر ہوا میں معدوم ہو گیا۔

"میرے مستقیم کو مجھ سے صرف میرا بھروسہ، میرا ساتھ چاہیے تھا۔ اسے صرف مجھ سے یقین دہانی چاہیے تھی کہ میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ پر میں نے اسے بہت بری طرح مایوس کیا۔ اگر میں نے تب ہمت دکھائی ہوتی تو میرا بیٹا باعزت رہا ہوتا نا کہ گنہگاروں کی طرح پیسے اور تعلقات کی بنیاد پر۔" جبرائیل صاحب کی آواز میں افسوس تھا۔

"اگر آپکو احساس ہے کہ آپ نے غلط کیا ہے تو آپ اب ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں اس سے بات نہیں کرتے؟ کیوں اس سے ملنے نہیں جاتے؟ کیوں ناراض ہیں اب بھی اپنے مستقیم سے؟" خدیجہ بیگم نے نم آنکھوں سے سوال کیا۔

"مستقیم سے ناراض نہیں ہوں، خود سے ناراض ہوں۔ پہلے اس سے اس لیے نہیں ملتا تھا کہ مجھے غصہ تھا کہ جس انسان سے میں نے دھوکہ کھایا اسی انسان سے میرے بیٹے نے بھی

دھوکا کھایا۔اگر مستقیم مجھ سے کچھ بھی نہ چھپاتا تو شاید وہ ہی انسان دوبارہ ہمارے گھر کے ٹوٹنے کی وجہ نہ بنتا۔اب اس لیے نہیں ملتا کہ مجھے پچھتاؤا ہے کہ میں اپنے بیٹے کی ڈھال نہیں بن سکا،اسے تب سہارا نہیں دے سکا جب دوسروں نے اس کے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی تھی تو اب سہارا دے کر کیا کروں گا جب اسے اسکی ضرورت ہی نہیں۔مجھے اپنے باپ سے شکوہ تھا کہ وہ اچھے باپ ثابت نہیں ہوئے پر میں خود بھی اچھا باپ ثابت نہیں ہو سکا۔" جبرائیل صاحب کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"خدیجہ بیگم! ہمارے بچوں نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ہم نے جتنا دیا وہ اتنے میں خوش رہے کبھی شکایت نہیں کی،انہوں نے ہمارا ہر کہا مانا۔ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ہمیں ایسے فرمابردار بچے دیے۔سب کو فرمابردار اولاد نہیں ملتی۔ہمیں اپنی اولاد کی فرمابرداری کو انکی آزمائش نہیں بنانی چاہیے۔بڑے ابا نے میری فرمابرداری کو میری آزمائش بنا دیا تو ہمارا گھر ٹوٹ گیا۔ہم اپنی اولاد کی فرمانبرداری کو انکی آزمائش بنائیں گے تو ہمارا گھر بھی ٹوٹ جائے گا۔" خدیجہ بیگم خاموش ہو گئیں۔دل ایک دم سے مایوس ہو گیا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں فون تھامے وہ گہری سوچ میں گم نظر آتا تھا۔ چہرے پر افسوس کی لکیر موجود تھی۔ اسکی ماں آج اسکی منت کر رہی تھی اور وہ خاموش تھا، کیوں؟ اور کس کے لیے؟ وہ کیوں کر رہا تھا ایسا اپنی ماں کے ساتھ؟ اپنے باپ کے ساتھ؟ وہ کیوں سارے جہاں سے روٹھ کر سب سے الگ ہو گیا تھا؟ اس نے کیوں اپنوں کے دروازے خود پر بند کر دیے تھے۔ وہ سب سوچ رہا تھا لیکن لاجواب تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کیوں ہو گیا تھا۔

ایکسکیوز می سر!" آواز پر وہ چونکا تو سامنے اسکا اسسٹنٹ کھڑا تھا۔"

ریلیف فاونڈیشن کے ساتھ ہوئی پچھلی میٹنگ کی تمام ڈیٹیلز اس فائل میں کمپائل کر دی" گئی ہیں۔ آپ ایک نظر اسے گو تھرو کر کے اپرو کر دیں تاکہ کمشنر صاحب کو بھیج دی جائے۔" اپنے اسسٹنٹ کے ہاتھ سے فائل تھام کر اس نے سامنے میز پر رکھ دی۔

سلیم مجھے اگلے پورے مہینے کا ٹائم ٹیبل بھیج دو اور اگر میری میٹنگز میں تین چار دنوں کا" گیپ آرہا ہے تو اسے بھی ہائی لائٹ کر دو۔" ماتھے کو مسلتے ہوئے وہ بولا۔

سر آپ نے کہیں جانا ہے؟" سلیم نے تجسّس سے سوال کیا۔"

"ہمم! سوچ رہا ہوں کہ اگر ٹائم ہے تو لاہور ایک چکر لگا آؤں۔"

"اگلے ایک دو مہینوں میں ٹائم نکالنا تو مشکل کام ہے۔ کیونکہ اس ڈویژن سے سرفراز صاحب بلوچستان شفٹ ہو گئے ہیں اور باقی کمشنرز کا کام بڑھ گیا ہے۔ جب تک انکی جگہ کوئی اور ڈپٹی کمشنر نہیں آجاتا آپکے لیے چھٹیاں مشکل ہیں۔" مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

"اچھا دکھاؤ فائلز!"

••••••••••••••••••••••••••••••••••

فون کی گھنٹی بجنے پر مستقیم نے مصروف سے انداز میں ایک نظر موبائل فون پر ڈالی اور اسے میوٹ کر دیا۔ کانفرنس روم میں بڑے میز کی ایک کرسی پر بیٹھا وہ کچھ لمحوں بعد سامنے لگی سکرین پر چلتی سلائیڈز اور انہیں پریزنٹ کرتے شخص سے نظر ہٹا کر سامنے پڑے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے وہ فارمل گیٹ اپ میں موجود تھا۔ میٹنگ کے ختم ہوتے ہی وہ سب سے مصافحہ کر کے کانفرنس روم سے نکل آیا۔ ہاتھ میں تھامے موبائل پر ایک نمبر ملا کر اسے کان پر لگایا۔ آفس کا گلاس ڈور کھلنے تک دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا تھا۔ سلام دعا کے بعد بات کا آغاز کیا گیا تھا۔

مستقیم دو مہینوں تک عید الاضحیٰ آرہی ہے، عید پر واپس آرہے ہو نا؟ اگر وقت نہیں" بھی ہے تو بھی ایک دن کے لیے ہی سہی لیکن واپس آؤ۔" ابو بکر کے اس نارمل انداز کے پیچھے چھپا غصہ مستقیم محسوس کر پارہا تھا۔

بھائی اس بار شاید نہ آپاؤں، کام کا پریشر بہت زیادہ ہے۔" وہ تھوڑا ہچکچا کر بولا تھا۔"

مستقیم! عید الفطر پر بھی تمہارا یہی بہانہ تھا، آخر چاہتے کیا ہو تم؟ تمہیں احساس ہے کہ " پچھلے کتنے سالوں سے امی ابو تمہاری وجہ سے پریشان ہیں؟ ایک غلطی ہو گئی ٹھیک ہے ہم نے نظر انداز کر دی لیکن تم تو غلطیوں پر غلطیاں کرتے جارہے ہو۔ سات سال پہلے جو بھی ہوا تھا وہ تمہاری ضد کا نتیجہ تھا آج بھی تم ضد لگا کر بیٹھے ہو اور وہ بھی ابو سے جنہوں نے نا جانے تمہارے پیچھے کتنی راتیں جاگ کر پریشانی میں گزار دیں۔" ابو بکر کے کڑک انداز میں کہنے پر مستقیم نے گہرا سانس لیا لیکن بولا کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

مستقیم اپنوں سے اتنا دور نہیں جاتے کہ انہیں آپ کے لیے تڑپ تڑپ کر آخر کار آپ کے" بغیر رہنے کی عادت ہو جائے۔"

تو آپ مانتے ہیں کہ سب کو میرے بغیر جینے کی عادت ہو گئی ہے ؟"اسکی آواز میں احساسِ کمتری کی جھلک تھی۔

اگر عادت ہو چکی ہوتی تو کوئی تم سے تمہاری واپسی کے لیے منتیں نہ کرتا۔ہم پاگل ہیں جو" دن میں سو بار تمہیں فون کرتے ہیں اور واپسی کا کہتے ہیں؟" مستقیم کی بات پر ابو بکر برہم ہو گیا تھا۔

"ابو تو نہیں کرتے فون، شاید انہیں عادت ہو گئی مستقیم سے خالی زندگی کی۔"

تم بھی تو نہیں کرتے فون،ابو کو تو کیا ہم میں سے کسی کو بھی نہیں کرتے، مطلب تمہیں" بھی ہمارے بغیر رہنے کی عادت ہو گئی ہے؟ عجیب بچوں والی باتیں کرتے ہو۔"ابو بکر کے ترش انداز میں کہنے پر مستقیم نے کرسی کی پشت پر سر رکھ کر آنکھیں موندلیں تھیں۔کچھ لمحوں کی گہری خاموشی کے بعد اسکی تھکن سے چور آوز گونجی تھی۔

میں تھک گیا ہوں۔سب سے بھاگتے بھاگتے میں نے خود کو کہیں کھو دیا ہے۔میں اب" خود کو بھی نہیں پہچان پا رہا۔میں کون ہوں؟میری پہچان کیا ہے؟میری خواہش کیا ہے؟

میری منزل کیا ہے؟میں نہیں جانتا۔"اس کے لہجے میں ابو بکر کو سالوں کی تھکاوٹ محسوس ہوئی تھی۔ابو بکر کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

مستقیم تم ابو کے ساتھ ساتھ کیا انکا پڑھایا قرآن بھی بھول گئے ہو؟"ابو بکر کے افسوس" سے کہنے پر مستقیم چونکا تھا۔

"میں کیسے قرآن بھول سکتا ہوں؟میں روز قرآن پڑھتا ہوں۔"

کیا صرف پڑھ لینا کافی ہے؟"مستقیم خاموش سا ہو گیا۔"

تم قرآن کو دل میں اتارنا بھول گئے ہو۔"مستقیم چاہ کر بھی کچھ بول نہیں پایا۔"

مستقیم مجھے اب سمجھ آرہا ہے کہ تمہارا مسئلہ کیا ہے۔تم خود کو بھول گئے،تم ہمیں " بھول گئے کیونکہ تم نے اللہ کو بھلا دیا۔بچپن کی بنی عادت پر آج بھی ایک روبوٹ کی طرح نماز ادا کر کے اور قرآن دہرا کر سمجھتے ہو کہ تم اپنی طرف سے ٹھیک جا رہے ہو۔ایک دفعہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اس سے سچائی سے پوچھو کہ آخری دفعہ کب وہ اللہ کے سامنے جھک کر اللہ کی رضا میں راضی ہوا تھا؟"ابو بکر کے لفظوں سے وہ ایک ہی جگہ پر تھم گیا تھا ایک

لمحے کے لیے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے دماغ پر لگی گرہوں میں سے ایک گرہ کھول دی اور ایک دم سے دھندلے احساسات صاف اور واضح نظر آنے لگ گئے۔

اپنا خیال رکھنا۔اسلام علیکم ! فی امان اللہ !"ابو بکر کی جانب سے فون کاٹ دیا گیا تھا۔"

گہری سوچ میں مبتلا اس نے فون کان سے ہٹا کر سامنے کیا۔اسے اپنے آس پاس دھواں بھرتا ہوا محسوس ہوا۔

وہ میرے ساتھ کب سے ہے مجھے یاد نہیں، لیکن اتنا جانتا ہوں کہ میں نے اس دنیا میں" اپنا پہلا سانس اسکی سپردگی میں ہی لیا تھا۔"آفس کی ایک ایک شے آہستہ آہستہ منظر سے غائب ہوتی جارہی تھی اور اسکی جگہ دھواں لے رہا تھا۔

وہ میرے اندر اور باہر سے واقف ہے۔زندگی کے کس کس مقام پر اس نے میری" حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے میں نہیں جانتا۔کس کس جگہ میری لڑائی لڑنے کو فرشتے اترے میں نہیں جانتا۔"ذہن پر لگی گرہیں شاید دل پر لگے قفل بھی کھول رہی تھیں۔

مجھے لگا کہ وہ میری حفاظت اس لیے کر رہا ہے کہ میں نیک اعمال کرتا ہوں، نمازیں پڑھتا" ہوں، قرآن پڑھتا ہوں لیکن میں غلط تھا۔" دھوئیں میں سے اٹھتے الفاظ دل کو سچائی کی روشنائی بخش رہے تھے۔

میری حفاظت میرے اعمال کے عیوض نہیں ہو رہی تھی، وہ تو اللہ کا رحم اور کرم تھا مجھ " پر۔" بڑھتے دھوئیں میں اسکا دم گھٹنے لگا ماضی کے کئی منظر اسکے دماغ کی سلیٹ پر ابھرنے لگے۔

جب تک میرا ہر کام میرے حق میں میری خواہش کے مطابق ہوتا رہا تب تک میں اللہ " کی فرمانبرداری کرتا رہا لیکن جیسے ہی حالات پلٹے، آزمائش آئی، میں لڑکھڑا گیا۔ میرے اعمال میں کمی آگئی۔ بھروسہ کم ہو گیا۔ دعاؤں کی قبولیت سے یقین اٹھ گیا۔ آزمائش پر آزمائش آئی اور میرے قدم اپنے رب سے دور سے دور ہوتے گئے۔ میرے حالات میری آزمائشیں میرے لیے اللہ کے یقین پر غالب آ گئے۔" اسکا دل و دماغ اسے دکھا رہا تھا کہ وہ کون ہے، اسے یاد آ رہا تھا کہ اسکی پہچان کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

میں بھول گیا سب کچھ، میں بھول گیا کہ جو خدا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کھڑے رکھنے پر قادر ہے وہ میرے چھوٹے چھوٹے مسائل کو حل کرنے پر بھی قادر ہے۔"

دل میں افسوس کا طوفان ٹھاٹھ مارتا اٹھا تھا۔

مشکل وقت آنے پر میں سب سے پہلے یہ بھولا کہ اللہ کون ہے اور اس کی قدرت میں کیا" کیا موجود ہے۔ میں نافرمان ہو گیا۔" خدا سے پر شکوہ ہونے والے کو اسکی اپنی بزدلی، بے وفائی اور بے یقینی واضح نظر آرہی تھی۔

لیکن پھر بھی کتنی عجیب بات ہے نا مجھ پر آسمان نہیں گرا، میرے قدموں تلے سے" زمین نہیں کھینچی گئی، میرے رزق کے دروازے مجھ پر بند نہیں کیے گئے، مجھے لوگوں کے سامنے رسوا نہیں کیا گیا، میرے تحفظ میں کمی نہیں آئی کچھ بھی نہیں بدلا۔ اللہ کے رحم میں کمی نہیں آئی کمی تو میرے اعمال نامے پر تحریر میری نیکیوں میں آئی۔ بظاہر کچھ نہیں بدلا لیکن مستقیم جبرائیل کے دل کی دُنیا تہس نہس ہو گئی۔" کچھ لمحات اعتراف کے ہوتے ہیں شاید یہ لمحہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

کبھی کبھار سب جانتے بوجھتے بھی ہم انجان ہوتے ہیں اور انجان ہی رہتے ہیں اعتراف کا لمحہ آنے تک۔

اسے اسکا ماضی واضح نظر آرہا تھا۔

اسے اس دنیا کی رنگینیوں نے نہیں بلکہ اس دنیا کی ضروریات نے بھٹکا دیا تھا۔وہ اپنی منزل بھول کر ایک انجانی راہ پر چل پڑا تھا تن و تنہا۔

ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے وہ سات سال بعد گہری نیند سے جاگا تھا۔دھوئیں سے اسکی آنکھوں میں جلن محسوس ہونے لگی تو اسکی آنکھیں پانی سے بھر گئیں۔دم گھٹنے کے باعث اس نے اپنے کالر کا بٹن کھولا۔دنیا آنکھوں کے سامنے گھوم رہی تھی۔اسکا سانس پھول چکا تھا،کھانسی کے باعث اسے سانس لینے میں دشواری ہورہی تھی۔ مسلسل کھانسی کی آواز سنتا عادل تیزی سے آفس میں داخل ہوا تھا۔وہ ابھی اسکے آفس آیا تھا،کچھ دیر میں دونوں نے ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے جانا تھا۔

کیا ہوا مستقیم ٹھیک ہو؟کیا ہوا ہے تمہیں؟" مستقیم کا چہرہ کھانس کر سرخ ہوچکا" تھا وہ اپنے سینے کو مظبوطی سے تھامے دراز کی جانب اشارہ کررہا تھا۔اسکے ہاتھ کانپ رہے

تھے۔عادل نے تیزی سے دراز سے انہیلر نکال کر مستقیم کے منہ پر لگا کر اسے دبایا آہستہ آہستہ اسکا سانس ہموار ہوا تو عادل نے تیزی سے گلاس میں پانی ڈال کر اسے دینا چاہا لیکن اس نے لینے سے انکار کردیا۔وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

تم ٹھیک ہو؟" مستقیم کی طبعیت معمول پر آتے اس نے سوال کیا۔"

ہمم ٹھیک ہوں۔"کرسی کی پشت پر اس نے سر ٹکا دیا تھا۔"

حالت دیکھو اپنی، پچھلی بار بھی میں نے کہا تھا کہ ریگولر چیک اپ کرواؤ اپنا لیکن تم بھی" نا۔"اسکا سرخ چہرہ اور گیلی آنکھیں دیکھ کر عادل خفگی سے بولا تھا۔

میں ٹھیک ہوں بس استھما کا معمولی سا اٹیک تھا۔"ٹیشو سے آنکھیں صاف کرتے" ہوئے وہ بولا اور میز پر پڑے گلاس کو اٹھا کر پانی پیا۔

www.novelsclubb.com

پریشان ہو کسی بات پر؟ میں نے پہلے بھی کہا تھا اپنے ڈپریشن کا علاج کرواؤ لیکن تم سنو" کسی کی تب نا۔"کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے عادل نے سوال کیا۔

کوئی ڈپریشن نہیں ہے، بس معمولی سا اٹیک ہے؟"عادل نے آنکھیں گھمائیں۔"

"اچھا پھر وہ دو سال پہلے اینٹی ڈیپریسنٹ کس خوشی میں لیتے تھے جو دو مہینوں میں چھوڑ دی تھیں اور کیا فایدہ اتنا پڑھ لکھ جانے کا؟ شعور نام کی تو کوئی چیز نہیں آئی تمہارے پاس، بس پیسے ہی ضائع کیے ہیں۔ کم از کم پڑھے لکھے طبقے میں تو اتنا شعور ہونا چاہیے کہ وہ بغیر جھجھک کے دماغ کی بیماری کو ایکسیپٹ کر لیں اور اسکا علاج کروائیں۔ یونیورسٹی کے دنوں سے تمہیں کوئی مسئلہ ہے تم مانو یا نہ مانو۔ مستقیم اپنے ساتھ نہ سہی لیکن اپنی فیملی کے ساتھ سنسئیر ہو جاؤ اور اپنی کیئر کرو۔" مستقیم خاموش رہا۔

سن رہے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں؟" اسے خاموش دیکھ کر عادل نے سوال کیا۔"

ہمم! وقت نہیں ہوتا ورنہ چلا جاتا سائیکالوجسٹ کے پاس۔" آنکھوں کو مسلتے ہوئے وہ" بولا۔

"اچھا بتاؤ کیوں پریشان ہو؟ وہ زمینوں کو چھڑوانے والا مسئلہ سر پر سوار کر لیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

عادل کہتے ہیں نہ کہ سچائی کڑوی ہوتی ہے، آج میں نے محسوس کیا ہے کہ آئینہ میں اپنی" اصل شخصیت دیکھنا بھی کڑوا ہوتا ہے۔ نا جانے ہم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنا حق کیوں سمجھ بیٹھتے ہیں؟ نا جانے کیوں دنیا میں تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی ہم انسان اپنی اوقات

بھول جاتے ہیں؟ ہم کیوں اللہ کو بھول کر اپنی قابلیت کو ہی سب کچھ کیوں سمجھ لیتے ہیں۔ ناجانے ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہماری ایک ایک سانس اللہ کی مقروض ہے، ناجانے کیوں زراسی محرومی ہمیں مایوسی کے سمندر میں اتار کر اللہ سے گمراہ کر دیتی ہے؟" عادل حیرت سے اسے انہیلر پر نظریں جمائے بولتے دیکھ رہا تھا۔

تمہیں لگتا ہے تم گمراہ ہو گئے ہو؟" عادل کے سوال پر مستقیم نے انہیلر سے نظریں ہٹا" کر اسکی جانب دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

کم آن یار! میں نہیں مانتا۔ ایک انسان جو اپنا ہر کام چھوڑ کر نماز کو ترجیح دیتا ہو، میں کیسے" "مان لوں کہ وہ گمراہ ہے؟ اگر وہ گمراہ ہے تو ہم پھر پتہ نہیں کس کھیت کی مولیاں ہیں؟

ایک انسان جو عادت کے باعث اللہ کے سامنے جھکتے ہوئے اس بات سے انجان ہو کہ وہ" کس کے سامنے جھک رہا ہے یا وہ قرآن پڑھتے وقت انجان ہو کہ وہ اس وقت کس سے مخاطب ہے، جو اپنا دل و دماغ دنیا میں الجھا کر صرف اپنا فرض پورا کر رہا ہو، کیا اللہ کو ہماری ایسی عبادات کی ضرورت ہے؟" مستقیم کی بات پر عادل شرمندہ سا سوچ میں پڑ گیا وہ اس

وقت یہ نہ کہہ سکا کہ وہ جس سے یہ سوال کر رہا ہے اسے تو اتنا بھی یاد نہیں کہ آخری بار کب اس نے مکمل پانچ نمازیں پڑھی تھیں۔

"...تم بلاوجہ ایسا سوچ رہے ہو جب کہ تم تو بہت نیک"

میں بلاوجہ نہیں سوچ رہا عادل! میں محسوس کر رہا ہوں کہ جب روز محشرِ اللہ میری" کھوکھلی نمازیں میرے منہ پر دے ماریں گے اس دن میں کیسے اللہ کا سامنا کروں گا؟"

عادل خاموش سا ہو گیا۔ مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

خیر تم میرا انتظار کرو، میں زرا فریش ہو لوں پھر میٹنگ کے لیے نکلتے ہیں۔" کرسی" دھکیل کر اٹھتے ہوئے وہ بولا تو عادل نے اسے پر سوچ نظروں سے دیکھا۔

بیٹا چچا سے بات کر کے تیرے دماغ کا بھی کوئی انتظام کرنا پڑے گا ورنہ تم تو ہم جیسوں کو" شرمندگی سے ہی مار دو گے۔" اسے واشروم جاتا دیکھ کر اس نے فون نکال کر ایک نمبر ملایا۔

•••••••••••••••••••••••••••••

میری اوہان سے بات ہو گئی ہے وہ اس اتوار واپس آ کر ہی کوئی فیصلہ کرے گا۔" جبرائیل صاحب کی بات پر بڑے ابا نے آنکھیں گھمائیں۔

فیصلہ کیا کرنا ہے مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا تمہارا نافرمان بیٹا انکار ہی کرے گا۔ کیا خوب شاعر" نے کہا ہے،

نہ رکھ اُمید وفا کسی پرندے سے وصی

زرا پر نکل آئیں اپنا ہی آشیانہ بھول جاتے ہیں

تمہارا بیٹا تو آشیانہ بھول گیا ہے اپنا تمہاری طرح،اسی لیے میں پہلے ہی ثمرین بیٹی سے بات کر چکا ہوں اسکا چھوٹا بیٹا ماشاءاللہ بہت قابل ہے۔ نعیم کے بیٹے کو تو خوش ہونا چاہیے کہ ثمرین نے اپنے اتنے خوبرو بیٹے کے لیے اسکی بہن کو چن لیا وہ بھی بغیر دیکھے،بغیر ملے،اتنا "بھروسہ ہے اسے میرے فیصلوں پر۔

بڑے ابا یہ بچے میرے لیے میرے اپنے بچے ہیں اور میرے لیے انکی مرضی اور رائے" سب سے زیادہ معنی رکھتی ہے۔میں کسی کو بھی صرف اپنے دل کے راضی ہونے پر اندھے کنوئیں میں نہیں پھینک سکتا اسی لیے ثمرین کو اپنے بیٹوں کے ساتھ پہلے پاکستان آ لینے

دیں، ہم اس کے بیٹے سے ملنے سے پہلے نہ زبان دیں گے اور نہ کوئی امید۔اسی لیے بہتر ہو گا کہ دوبارہ یہ بات تبھی کی جائے جب اوہان اور ثمرین کا بیٹا موجود ہوں۔" جبرائیل صاحب کے دوٹوک انداز میں کہنے پر بڑے ابا کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

تم نے تو قسم کھائی ہوئی ہے، کہ مرتا مر جاؤں گا لیکن کبھی بڑے ابا کی بات پر متفق نہیں ہوں گا، ہونہہ!" بڑے ابا کڑھ کر بولے تھے۔

•••••••••••••••••••••••••••••

غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے وہ رولنگ چیئر پر خاموشی سے بیٹھی تھی۔ہاتھ میں پکڑی بال پوائنٹ کی ٹک ٹک کمرے کی خاموشی میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔

ماضی کا ایک منظر دماغ کی سلیٹ پر ابھرا تھا۔

مستقیم جبرائیل؟"اس نے حیرت سے نویرہ باجی کی جانب دیکھا تھا۔نویرہ نے مسکرا کر" سر اثبات میں ہلایا تھا۔

آپکا یہ بھائی آپکے ساتھ نہیں رہتا؟"اس نے تھوڑا جھجک کر سوال کیا تھا۔دماغ میں" مستقیم سے آخری سامنا ابھرا تھا۔

کیاوہ جیل میں تھا؟

"نہیں، مستقیم کی جاب کراچی میں ہے۔"

اوہ! جاب "ایک لمحے دل نے اسکے جیل میں نہ ہونے پر شکرادا کیاتواگلے لمحے اسکے دماغ" میں کئی سوال ابھرے تھے پر وہ خاموش ہوگئ۔

یہ کون ہے موچھوں والا؟ کیا یہ بھی آپکا بھائی ہے؟"ایلبم کی ایک تصویر کی جانب اشارہ" کرتے ہوئے امل نے سوال کیاتونویرہ ہنس دی۔

"نہیں یہ میرے باباہیں۔"

آپکے باباتوایسے نہیں دکھتے۔"امل نے الجھ کر سوال کیا تھا۔"

یہ انکی ٹین ایج کی تصویر ہے، یہ میرے چھوٹے بھائی جیسے دکھ رہے ہیں نا؟سب کہتے" ہیں مستقیم بالکل باباجیسادکھتاہے۔"زرش نے دھیان سے اس تصویر کو دیکھا مگر وہ اس بات سے متفق نہ تھی۔

www.novelsclubb.com

آپکے باباب پیارے ہیں، مجھے آپکا چھوٹا بھائی بالکل پیارا نہیں لگا نہ آپکے بابا کی ٹین ایج"

کی تصویر۔" امل ناک چڑھا کر بولی تو قریب بیٹھی چھوٹی سی زوہا نے گھور کر امل کو دیکھا۔

جبکہ نویرہ قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

مجھے یہ لڑکی بالکل اچھی نہیں لگی۔" زوہا نے اپنی گود میں بیٹھے ازلان کے کان میں کہا تو"

چار سالہ ازلان نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

اس نے دوبارہ ایلبم میں موجود تصویر دیکھی، وہ شخص انجان ہو کر بھی انجان نہ تھا۔

میسج کی ٹیون پر وہ سیدھی ہوئی تو خود کو واپس اپنے آفس میں پایا۔

"تمہیں پتہ چلا ردا کی منگنی ہو رہی ہے؟"

ہاں! سنا تو کچھ ایسا ہی ہے۔" میسج پر اس نے ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا۔"

www.novelsclubb.com

سننے میں آیا ہے بڑے ابا تمہارا ابھی رشتہ وشتہ کر رہے ہیں اور عنقریب ردا اور تم"

جیٹھانی دیورانی بننے والے ہو۔" میسج کے آخر میں لافنگ ایموجی موجود تھی۔

اچھا میرے سننے میں تو فل حال ایسا کچھ نہیں آیا۔" اس نے مسکرا کر ٹائپ کیا تھا۔ اور"

موبائل بند کرتے ہوئے گہرا سانس لیا، مسکرائی اور اپنا لیپ ٹاپ سامنے کیا۔

ضروری نہیں آپکی زندگی میں آیا ہر شخص آپکی زندگی کی کہانی کا حصہ بننے آئے، کچھ لوگ "
"آپکی کہانی میں صرف اپنا کردار نبھانے اور آپکو کچھ سبق سکھانے آتے ہیں۔

....

(باقی آئندہ ان شاءاللہ)

www.novelsclubb.com